اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ تقرُّب نِشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی بروزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تَر وُہ ہوگا، جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہونگے۔ (ترمذي، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبى صلى الله تَعالٰى عليه وسلم، ج2، ص27، حديث:484)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علم حاصل کرو۔۔۔!

قُرآن مَجید میں اللہ تَبارک وتعالٰی کے اِس فَرمان: وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام نام سکھائے۔'' (پ۱، البقرۃ:۳۱) کے تحت حضرتِ سیدنا اِمام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِیْ اپنی مایۂ ناز تفسیر ''تفسیرِ کبیر'' میں لکھتے ہیں:

سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَحوِ گفتگو تھے کہ آپ پر وحی آئی کہ اِس صحابی کی زندگی کی ایک ساعت (یعنی گھنٹہ بھر زندگی) باقی رہ گئی ہے۔ یہ وقت عصر کا تھا۔

رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ بات اس صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بتائی تو انہوں نے مضطرب ہو کر التجاء کی: ''یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو اس وقت میرے لئے سب سے بہتر ہو۔ تو آپ نے فرمایا: علمِ دین سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ۔ چنانچہ

وہ صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ علم سیکھنے میں مشغول ہوگئے اور مغرب سے پہلے ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اگر علم سے افضل کوئی شے ہوتی تو رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم اُسی کا حکم اِرشاد فرماتے۔ (تفسیر کبیر، ج1، ص410)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علم کی روشنی سے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نجات ملتی ہے۔ جو خوش نصیب مسلمان علمِ دین سیکھتا ہے اس پر رحمتِ خداوندی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے۔ جو شخص علمِ دین حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے جنّت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور طالبِ علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان و زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر، اور عُلَماء انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارث و جانشین ہیں۔

اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! افسوس! آج کل صِرف و صِرف دنیاوی عُلوم ہی کی طرف ہماری اکثریت کا رُجحان ہے۔ علمِ دین کی طرف بہُت ہی کم مَیلان ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی عِلم کا طَلَب کرنا ہر مسلمان مرد (و عورت) پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ، ج1، ص146، حدیث:224)

اِس حدیثِ پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے جو کچھ فرمایا، اس کا آسان لفظوں میں مختصراً خُلاصہ عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں: ''سب میں اَوّلین و اَہم ترین فرض یہ ہے کہ بُنیادی عَقائد کا عِلم حاصِل کرے جس سے آدمی صحیح العقیدہ سُنّی

بنتا ہے اور جن کے انکار و مخالفَت سے کافِر یا گُمراہ ہو جاتا ہے۔اِس کے بعد مسائلِ نَماز یعنی اِس کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضانُ الْمبارَک کی تشریف آوری ہو تو روزوں کے مسائل، مالکِ نصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حُکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے توزَکوٰۃ کے مسائل، صاحِبِ اِستِطاعت ہو تو مسائلِ حج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَروری مسائل، تاجِر ہو تو خرید و فروخت کے مسائل، مُزارِع یعنی کاشتکار (وزمیندار) کھیتی باڑی کے مسائل، ملازِم بننے اور ملازِم رکھنے والے پر اجارہ کے مسائل۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیہ (باطنی فرائض) مَثَلاً عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطنی گناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہم فرائض سے ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ، ج23، ص624،623، ماخوذاً)

حصولِ علم کے ذرائع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین کے حصول کے لئے مُتَعَدّد ذرائع ہیں مثلاً(۱) دعوتِ اسلامی کے تحت جامِعۃُ المدینہ یا کسی سُنّی دَارُالعُلُوم کے شعبہ درسِ نظامی میں داخلہ لے کر باقاعدہ طور پر علمِ دین حاصل کرنا (۲) علمائے کرام کی صحبت اختیار کرنا(۳) دینی کُتب کا مطالعہ کرنا(۴) عُلَمَاءِ کرام مثلاً امیرِ اہلِ سنت مُدَّظِلُّہُ العَالِی کے بیانات اور مدنی مذاکرے سننا(۵) راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کا مسافر بننا وغیرہا۔ ہم ان میں سے جتنے زیادہ ذرائع اپنائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسی قدر ہمارے علم میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

علم سیکھنے کا جذبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب علمِ دین سیکھنے اور مسائلِ ضَرورِیہ کی اہمیت ہم پر آشکار ہوتی ہے تو بعض اوقات یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جو کچھ علوم و مسائل ہیں سب کے سب ایک دَم ہمیں حاصل ہو جائیں، ایسا ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اولیاء اللہ کی کرامت سے تو یقیناً حق ہے مگر عام مسلمانوں کو ظاہری اسباب اختیار کرتے ہوئے بتدریج علم حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے اور ان کے لئے یہی زِیادہ مؤثر ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دَرجَہ میں اَساتذہ روزانہ تھوڑا سبق دیا کرتے ہیں، طلبہ سَمجھ کر یاد کرتے اور امتحانات میں اچھی کامیابی حاصل کرتے ہیں اسکے برعکس وہ طلبہ بھی ہوتے ہیں جو سبق میں حاضر نہ رہے، امتحان کے وقت یک مُشت پوری کتاب کارٹا لگائیں گے اب اگرچہ وہ امتحان میں کامیاب ہو بھی جائیں مگر وہ صَلاحیّت حاصل نہیں کرپاتے جو روزانہ کے سبق پڑھنے والے طالبِ علم کو حاصل ہوتی ہیں۔اِسی نَوعیّت کا ایک سوال فتاوٰی رضویہ شریف میں سیّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت سے کیا گیا جس میں سائل نے تمام ضروری مسائل یک دَم پوچھ لئے، اس پر آپ نے سائل کو علمِ دین حاصل کرنے کی ترغیب دِلائی اور ساتھ ہی نماز کے ضروری احکام بھی ارشاد فرمائے۔

سوال مع جواب ملاحظہ کیجیے چنانچہ فتاوٰی رضویہ جلد 7 صفحہ 306 پر ہے:

نماز میں فرض وواجِب یا سنّتِ مؤکّدہ کے ترک کا حکم

سوال: وضو، نماز، غسل، جماعت، لباس، نمازِ جنازہ، کفن، دفن، نکاح وغیرہ میں کتنے کتنے اور کون کون سے فرض، سنّت، مستحب، واجب ہیں جس کے ترک سے نماز فاسد یا مکروہِ تنزیہی یا تحریمی یا کہ بطور دہرانے کے یا سجدہ سہو کے قابل ہو جاتی ہے یا کیا چیز ترک ہو جس سے امام نے دوبارہ جماعت شروع کی اب اور نئے آدمی شامل نہیں ہو سکتے ہیں اور کس ترک کے سبب سے اب نئے آدمی شامل ہو سکتے ہیں، اسی طرح غسل،

جماعت، لباس، کفن، دفن، نکاح سب کا حال علیحدہ علیحدہ ترتیب وار تحریر فرمایا جائے؟

الجواب: اس سوال کا جواب اگر مفصل لکھا جائے تو کم از کم دو ہزار ورق ہوں گے سائل کو چاہیے علم سیکھے یہ باتیں آجائیں گی۔ فرض کے ترک سے نماز فاسد ہوتی ہے اور واجب کے ترک سے مکروہِ تحریمی اور سنّتِ مؤکدّہ کا ترک بہت بُرا ہے اور غیرِ مؤکدّہ کے ترک سے مکروہِ تنزیہی اور مستحب کے ترک سے غیرِ اَولٰی۔ فرض کے ترک میں (نئے سرے سے دوبارہ) پڑھنا فرض ہے کہ پہلی نماز اصلاً نہ ہوئی اور (جب جماعت دوبارہ ہو تو) اِسی صورت میں نئے آدمی شامل ہو سکتے ہیں اَور واجب بھول کر چھوٹا تو سجدۂ سہو کا حکم ہے اور قصداً چھوڑا یا بھول کر چھوٹا تھا مگر سجدۂ سہو نہ کیا تو اِعادہ واجِب ہے اور سنّت کے ترک میں (اعادہ) سنّت اور مستحب کے ترک میں مستحب اور اِن سب صورتوں (یعنی واجِب، سنت یا مستحب کی وجہ دوبارہ جماعَت ہو تو اِس) میں نئے آدمی شامل نہیں ہو سکتے۔ (وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ)

نصاب **مسائلِ نماز** (سوالاً جواباً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انہی ضروری مسائل کی معلومات حاصل کرنے اور سمجھ کر کسی کو سُنا دینے کی ترغیب شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 72 میں ہے: **"کیا آپ نے بہارِ شریعت یا نماز کے احکام سے پڑھ یا سُن کر اپنے وُضو، غسل اَور نماز درست کر کے کسی سُنّی عالم یا ذمہ دار مبلغ کو سُنا دیئے ہیں؟"**

اِس مدَنی انعام پر عمل کرنے والے عاشقانِ رسول اور نماز میں منصبِ امامت کی خواہش رکھنے والوں کیلئے ضَروری مسائل پر مشتمل نِصاب اِس وقت آپ کے پیشِ نظر ہے۔ نِصاب میں اُن ضروری مسائل کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جن کا سیکھنا ہر مسلمان خصوصاً **اَئِمَّۂ مَسَاجِد** کیلئے نہایت ضروری ہے۔ اِبتِداءً مسجِد، چندہ اور وقف کی اَملاک سے متعلق شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کُتُب و

رَسائل سے چند اَحکام اور آداب پیشِ خدمت ہیں تاکہ امام و مؤذّن صاحبان کے علاوہ بھی جو اِسلامی بھائی مساجِد سے کسی طرح وابستہ ہیں وہ اِن اَحکام کو سیکھیں اور اِن کا خیال رکھیں۔

نِصاب کو صرف ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھیے، لکھے ہوئے مسائل کو یاد کیجیے، اچّھی اچّھی نیتوں کے ساتھ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھ کر سُنائیے، کوئی بھی مسئلہ محض اپنی اٹکل سے سمجھنے اور سمجھانے کے بجائے "دار الافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)" اور "علمائے اہلسنّت" سے مربوط رہیے۔ اس کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً پیش آنے والے مسائل پڑھ کر یا سُن کر سمجھے ہوئے کی تصدیق کروالیجیے تاکہ درست مسائل ہی معلوم ہو سکیں۔

تفصیلاً نماز کے مسائل جاننے کیلئے فتاویٰ رضویہ شریف کی جلد نمبر 2 تا 8 اور بہار شریعت جلد اول کا حصہ: 4،3،2

نیز امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اس موضوع پر کتب ورسائل بالخصوص "نماز کے احکام" مطالعہ فرمائیے۔

مسجِد کا پانی

سوال: کیا مسجد کا پانی گھروں یا دوسرے کسی جگہ استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: مسجد کے سقائے یا حوض جو اہلِ جماعتِ مسجد کی طہارت کو بھرے جاتے ہیں اگر مالِ وقف سے بھرے گئے ہوں تو مطلقاً جب تک اِبتدا سے واقف کی اجازت ثابت نہ ہو اور کسی نے اپنی مِلک سے بھروائے ہوں تو بے اس کی اجازتِ قدیم خواہ جدید کے گھروں میں اُن کا پانی اگرچہ طہارت ہی کیلئے لیجانا روا نہیں طہارت ہو جائیگی مگر گناہ ہوگا۔ (خصوصاً) جاڑوں (سردیوں) میں کہ سقائے گرم کئے جاتے ہیں بعض لوگ گھروں میں پانی لے جاتے ہیں اس میں بہت احتیاط چاہئے کہ غالباً بے صورتِ جواز واقع ہوتا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 2، کتاب الطھارۃ، ص 490)

(لہٰذا جب یقینی طور پر معلوم ہو کہ اُس پانی کو ذاتی استعمال کر سکتے ہیں تو ہی استعمال کیجیے۔)

مسجِد کے چندے کے مَصارِف

سُوال: مسجِد کے نام پر کیا ہوا چندہ گیارہویں شریف کی نیاز کے کھانے پر صَرف کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر کسی مسجد کا قدیم سے عُرف چلتا آرہا ہے تو گیارہویں شریف اُس مسجد کے چندے سے کر سکتے ہیں ورنہ نہیں کر سکتے۔ چندے کا اُصول یہ ہے کہ جس مَدّ (یعنی عُنوان) میں وُصول کیا اُس کے علاوہ کسی اور مَدّ میں استِعمال کرنا گناہ ہے۔

سُوال: مسجِد کے صَندوقچے کا جَمع شُدہ چندہ نیز جُمعہ یا بڑی راتوں کو مسجِد کیلئے جو چندہ ملتا ہے وہ کس طرح استِعمال کیا جائے؟

جواب: مسجِد کے نام پر ملا ہوا چندہ وہاں کے عُرف (یعنی رَواج) کے مطابِق استِعمال کرنا ہو گا مَثَلاً امام، مؤذِّن اور خادِم کی تنخواہیں، مسجِد کی بجلی کا بِل، عمارتِ مسجِد یا اُس کی اَشیا کی حسبِ ضَرورت مرمَّت، ضَرورتِ مسجِد کی چیزیں مَثَلاً لوٹے، جھاڑو، پائیدان، بتّی پنکھے، چٹائی وغیرہ۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ایک مبارک فتوے کا اِقتِباس غور سے مُلاحَظہ فرمایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بہُت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔ چُنانچِہ فرماتے ہیں: یہاں حُکمِ شَرعی یہ ہے کہ اَوقاف (یعنی وقف کی ہوئی چیزوں) میں پہلی نظر شَرطِ واقِف (یعنی وقف کرنے والے کی شرط) پر ہے (کہ) یہ زمین و دکانیں اس نے جس غَرَض کے لئے مسجِد پر وَقف کی ہوں ان میں صَرف کیا جائے گا اگرچِہ وہ اِفطاری و شیرینی و روشنیٔ ختم (شریف) ہو اور اس کے سوا دوسری غَرَض میں اُس کا صَرف کرنا حرام حرام سخت حرام اگرچِہ وُہ بِناءِ مدرَسۂ دِینیہ ہو۔ واقِف کی شَرط ایسے ہی واجِبُ العمل ہے جیسے شارِع کی نَص (یعنی قرآن وحدیث کا حکم)۔ حتّٰی کہ اگر اس نے صِرف تعمیرِ مسجِد کے لئے (رقم) وَقف کی تو مَرمّتِ شکست و ریخت (یعنی ٹوٹ پھوٹ کی مرمّت) کے سوا مسجِد کے لوٹے چٹائی میں بھی صَرف نہیں کر سکتے (اور) اِفطاری وغیرہ (تو) دَرکنار،

اور اگر مسجِد کے مصارِفِ رائجۂ فی المساجِد (یعنی مسجِدوں میں جن چیزوں میں خرچ کرنے کا عُرف ہو اُن) کے لئے وَقف ہے تو بقَدرِ مَعہود (یعنی عُرف کی مقدار میں) شیرینی و روشنی ختم (شریف) میں صَرف (یعنی خرچ کرنا) جائز (مگر) اِفطاری و مدرَسہ میں ناجائز، نہ اسے تنخواہِ مُدَرِّسین وغیرہ میں صَرف کر سکتے ہیں کہ یہ اَشیاء مصارِفِ مسجِد (یعنی مسجِد کے اَخراجات) سے نہیں۔ جب خود واقِف کے لئے اِحداث (یعنی نئی چیز شروع کرنا) وقف میں جائز نہیں تو محض اجنبی شخص کیلئے کیسے جائز ہو سکتا ہے اور اگر اس نے ان چیزوں کی بھی صَراحۃً (یعنی واضح لفظوں میں) اجازت شرائطِ وقف میں رکھی یا مَصارِفِ خیر کی تعمیم (تَعْ۔مِیْم) کر دی (یعنی ہر قسم کا اچھا کام کر سکتے ہیں یہ کہدیا) یا یوں کہا کہ دیگر مصارِفِ خیر حسبِ صَوابدیدِ مُتَوَلّی (یعنی مُتَوَلّی کو دیگر بھلائی کے مصارف میں خرچ کرنے کے کُلّی اختیارات دیئے) تو ان میں بھی مُطلقاً یا حسبِ صَوابدیدِ مُتَوَلّی (یعنی مُتَوَلّی کی صوابدید کے مطابِق) صَرف ہو سکے گا۔ غَرَض ہر طرح اس کے شرائط کا اِتِّباع کیا جائے گا اور اگر شرائط معلوم نہیں تو اس کے مُتَوَلّیوں کا قدیم (یعنی شروع ہی) سے جو عملدرآمد رہا اس پر نظر ہو گی، اگر ہمیشہ سے اِفطاری و شیرینی و روشنیٔ ختم (شریف) کُل یا بعض میں صَرف ہوتا رہا (تو) اس میں اب بھی ہو گا ورنہ اَصلاً نہیں اور اِحداثِ مدرَسہ (یعنی نیا مدرَسہ بنانا) بالکل ناجائز۔ قدیم سے ہونے کے یہ معنیٰ کہ اس کا حُدُوث (یعنی وُجود میں آنا) معلوم نہ ہو اور اگر معلوم ہے کہ یہ بِلا شَرط بعد کو حادِث ہوا (یعنی پہلے نہ تھا بعد میں جاری ہوا) تو قدیم نہیں اگرچِہ سو 100 برس سے ہو، اگرچِہ نہ معلوم ہو کہ کب سے ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج16، ص486،485)

آدابِ مسجِد

اعلیٰحضرت، اِمامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ملفوظات شریفہ سے بعض آدابِ مسجِد پیشِ خدمت ہیں:

☐... مسجِد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دَھمک پیدا ہو منع ہے۔

□ ... وُضو کرنے کے بعد اعضائے وُضو سے ایک بھی چِھینٹ پانی فرشِ مسجِد پر نہ گرے۔

(یادر کھئے! اعضائے وُضو سے وُضو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجِد پر گرانا، ناجائز ہے)

□ ... مسجِد کے ایک دَرَجے سے دوسرے دَرَجے کے داخِلے کے وَقت (مَثَلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صِحن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے حتّٰی کہ اگر صَف بچھی ہو اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجِد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صَف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خَطِیب جب مِنبر پر جانے کا اِرادہ کرے، پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

□ ... مسجِد میں اگر چھینک آئے تو کوشِش کریں آہِستہ آواز نکلے اسی طرح کھانسی۔

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجِد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔

اِسی طرح ڈکار کو ضَبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حَتَّی الْاِمکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیرِ مسجِد میں ہو۔ خُصُوصاً مجلِس میں یا کسی مُعَظَّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تَہذِیبی ہے۔ حدیث میں ہے، "ایک شخص نے دربارِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ڈکار لی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مُدَّت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قِیامت کے دن زیادہ مُدَّت تک بھوکے رہیں گے۔" (شَرحُ السُّنّۃ، ج7، ص294، حدیث:2944)

جَماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہئے۔ اگرچہ مسجِد سے باہر تنہا ہو کیونکہ یہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جَماہی جب آئے حَتَّی الْاِمکان منہ بند رکھیں منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اُوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالیں اور اس طرح بھی نہ رُکے تو حَتَّی الْاِمکان منہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے منہ پر رکھ لیں۔ چُونکہ جَماہی شیطان کی طرف سے ہے اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس سے محفوظ ہیں لہٰذا جماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ "انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جماہی نہیں آتی۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائے گی۔

□ ... تَمَسْخُر (مَسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجِد میں سخت ناجائز۔

مسجِد میں ہنسا منع ہے کہ قبر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔ موقع کے لحاظ سے تَبَسُّم میں حَرَج نہیں۔

□ ... مسجِد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسِمِ گرما میں لوگ پنکھا جَھلتے جَھلتے پھینک دیتے ہیں (مسجِد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی نہ پھینکیں اسی طرح چادر یا رومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو) یا لکڑی، چھتری وغیرہ رکھتے وقت دُور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اِس کی مُمانَعت ہے۔ غَرَض مسجد کا اِحترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

□ ... مسجِد میں حَدَث (یعنی رِیح خارِج کرنا) مَنع ہے ضَرورت ہو تو (جو اعتِکاف میں نہیں ہیں وہ) باہر چلے جائیں۔ لہٰذا مُعتَکِف کو چاہیے کہ ایّامِ اعتِکاف میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قَضائے حاجت کے وَقت کے سوا کسی وَقت اِخراجِ رِیح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے باہر نہ جاسکے گا۔ (البتّہ اِحاطہ مسجِد میں موجود بیتُ الْخَلاء میں رِیح خارِج کرنے کیلئے جاسکتا ہے)

□ ... قِبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجِد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرت سیّد ناسری سقطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مسجِد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجِد سے ہاتِف نے آواز دی، "ابراہیم! بادشاہوں کے حُضُور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟" مَعاً (یعنی فوراً) پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وَقتِ انتقال ہی پھیلے۔

(چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اُٹھاتے اور لِٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قِبلہ کی طرف نہ ہوں اور مُتاتے (پوٹی کرواتے) وقت بھی ضروری ہے کہ اُن کا رُخ قبلہ کی طرف نہ ہو)

□ ... استِعمالی جُوتا مسجِد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ دُوم، ص323)

مسجدیں خوشبودار رکھیئے!

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا رِوایَت فرماتی ہیں: ''حُضورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے محلّوں میں مسجِدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ صاف اور خوشبودار رکھی جائیں۔'' (ابوداؤد، ج1، ص197، حدیث:455)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا مسجِدیں بنانا اور انہیں عُود لُوبان اور اگر بتّی وغیرہ سے خوشبودار رکھنا کارِ ثواب ہے۔ مگر مسجِد میں دِیاسلائی (یعنی ماچس کی تیلی) نہ جلایئے کہ اس سے بارُود کی بدبُو نکلتی ہے اور مسجِد کو بدبُو سے بچانا واجِب ہے۔ بارُود کا بدبُودار دُھواں اندر نہ آنے پائے اتنی دُور باہر سے لُوبان یا اگر بتّی وغیرہ سُلگا کر مسجِد میں لایئے۔ اگر بتّیوں کو کسی بڑے طَشت وغیرہ میں رکھنا ضَروری ہے تاکہ اِس کی راکھ مسجِد کے فرش وغیرہ پر نہ گرے۔

منہ میں بدبو ہو تو مسجد میں جانا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بھوک سے کم کھانے کی عادت بنایئے یعنی ابھی خواہش باقی ہو ہاتھ روک لیجئے۔ اگر خوب ڈٹ کر کھاتے رہے اور وَقت بے وَقت سیخ کباب، برگر، آلو چھولے، پزّے، آئسکریم، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پیٹ میں پہنچاتے رہے، پیٹ خراب ہو گیا اور خوانخواستہ "گندہ دَہنی" یعنی مُنہ سے بدبُو آنے کی بیماری لگ گئی تو سخت امتحان ہو جائے گا، کیوں کہ مُنہ سے بدبُو آتی ہو تو مسجِد کا داخِلہ حرام ہے، یہاں تک کہ جس وَقت مُنہ سے بدبُو آرہی ہو اُس وَقت باجماعت نَماز پڑھنے کے لئے بھی مسجِد میں آنا گناہ ہے۔ چُونکہ فکرِ آخرت کی کمی کے باعِث لوگوں کی بھاری اکثریت میں کھانے کی حرص زیادہ اور آج کل ہر طرف "فوڈ کلچر" کا دَور دَورہ ہے، اِس وجہ سے ایک تعداد ہے جن کے منہ سے بدبُو آتی ہے۔ (امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں) مجھے بارہا کا تجربہ ہے کہ جب کوئی منہ قریب کرکے بات کرتا ہے تو اُس کے

مُنہ کی بدبُو کے سبب سانس روکنا پڑتا ہے۔

بعض اوقات امام ومُؤَذِّن کو بھی گندہ دَہنی کا مرض ہو جاتا ہے، ایسا ہو تو انہیں فوراً چُھٹّیاں لے کر علاج کروانا چاہئے کیوں کہ منہ میں بدبُو ہونے کی صورت میں مسجِد کے اندر داخِل ہونا حرام ہے۔ افسوس! بدبُودار منہ والے کئی افراد مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ مسجِد کے اندر مُعتکِف بھی ہو جاتے ہیں۔ رَمَضانُ الْمُبارَک میں کباب سموسے اور دیگر تلی ہوئی چیزیں اور طرح طرح کی مُرغَّن غذائیں ٹھونس ٹھانس کر کھانے کے سبب منہ کی بدبُو کے مریضوں میں اِضافہ ہو جاتا ہے، اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ سادہ غذا اور وہ بھی بھوک سے کم کھائے اور ہاضِمہ دُرُست رکھے۔ صِرف مُنہ ہی کی بدبُو نہیں ہر طرح کی بدبُو سے مسجِد کو بچانا واجِب ہے۔

منہ میں بدبو ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے

فتاویٰ رضویہ جلد 7 صَفْحَہ 384 پر ہے: مُنہ میں بدبُو ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نَماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجِد جانا حرام ہے جب تک مُنہ صاف نہ کرلے اور دوسرے نَمازی کو اِیذا پہنچنی حرام ہے اور دوسرا نَمازی نہ بھی ہو تو بھی بدبُو سے ملائکہ کو اِیذا پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے: جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں فِرِشتے بھی اِس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (مسلم، ص282، حدیث:564)

بدبودار مرہم لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: ''جس کے بدن میں بدبُو ہو کہ اُس سے نَمازیوں کو اِیذا ہو مثلاً مَعَاذَاللہ گندہ دَہَن (یعنی جس کو مُنہ سے بدبُو آنے کی بیماری ہو)، گندہ بَغَل (یعنی جس کو بغل سے بدبُو آنے کا مرض ہو) یا جس نے خارِش وغیرہ کے باعِث گندھک ملی (یا کوئی سا بدبُودار مرہم یا لوشن لگایا) ہو اُسے بھی مسجِد میں نہ آنے دیا جائے۔'' (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ج8، ص72)

کچی پیاز کھانے سے بھی منہ بدبودار ہو جاتا ہے

کَچّی مُولی، کَچّی پیاز، کچّا لہسن اور ہر وہ چیز کہ جس کی بُو ناپسند ہو اسے کھا کر مسجِد میں اُس وقت تک جانا جائز نہیں جب تک کہ ہاتھ مُنہ وغیرہ میں بُو باقی ہو کہ فِرِشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس نے پیاز، لہسن یا گَنْدَنا (لہسن سے مشابہ ایک ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجِد کے قریب ہر گز نہ آئے۔'' اور فرمایا: ''اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر اس کی بُو دُور کرلو۔ (مسلم، ص282، حدیث:564)

صدرُالشَّریعہ بدرُالطَّریقہ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: مسجِد میں کچّا لہسن اور کچّی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک کہ بُو باقی ہو۔ اور یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے جس میں بُو ہو جیسے گَنْدَنا (یہ لہسن سے ملتی جلتی ترکاری ہے) مُولی، کچّا گوشْت اور مِٹّی کا تیل، وہ دِیا سَلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو، رِیاح خارِج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دَہنی کا عارِضہ (یعنی منہ سے بدبُو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زَخم ہو یا کوئی بدبُودار دوا لگائی ہو تو جب تک بُو مُنْقَطِع (یعنی ختم) نہ ہو اُس کو مسجِد میں آنے کی مُمانَعت ہے۔ (بہارِ شریعت، ج1، ص154)

مدنی پھول

✍ ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلّف پر فرضِ عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرضِ کفایہ اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجبِ عین ہے۔ ✍ بقدرِ ضرورت مسائلِ فقہ کا جاننا فرضِ عین ہے اور حاجت سے زائد سیکھنا حفظ جمیع قرآن سے افضل ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نصاب مسائلِ نماز (سوالاً جواباً)

سوال: نماز کی شرائط کتنی اور کون کونسی ہیں؟

جواب: نماز کی 6 شرائط ہیں: (۱) طہارت (۲) سترِ عورت (۳) استقبالِ قبلہ (۴) وقت (۵) نیّت (۶) تکبیرِ تحریمہ۔

نماز کی شرط "طہارت"

سوال: طہارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: (طہارت سے مراد) نمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اس جگہ کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا۔ (نماز کے احکام، ص193)

مسائلِ وُضُو

سوال: وضو کے کتنے اور کون کونسے فرائض ہیں؟ مختصر وضاحت بھی کیجیے۔

جواب: وضو کے چار فرائض ہیں:

(۱) **منہ دھونا:** شروع پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک منہ ہے اس حد کے اندر جد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ ◊... **کنپٹی پر** (رُخسار اور کان کے بیچ میں) اگر گھنے بال ہوں تو بالوں کا ورنہ صرف کھال کا دھونا فرض ہے۔ ◊... **مونچھوں یا بھَوں یا بُچّی** (یعنی نیچے کے ہونٹ اور تھوڑی کے بیچ) کے بال (اگر ایسے) گھنے ہوں کہ (ان کے نیچے کی) کھال بالکل دکھائی نہ دے تو جِلد کا دھونا فرض نہیں (صرف) بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے۔ (البتہ) اگر **مونچھیں** بڑھ کر لبوں (ہونٹوں) کو چھپالیں تو اگرچہ گھنی ہوں مونچھیں ہٹا کر لَب (ہونٹ) کا دھونا فرض ہے۔ ◊... **داڑھی کے بال** اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض

ہے۔◊…اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گِردے (حلقے) میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں۔◊…اور اگر کچھ حصہ میں **گھنے** ہوں اور کچھ **چھدرے**، تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔(بہارِ شریعت، ج1، ص288-289)

(۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا: اگر کُہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرّہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وُضو نہ ہوگا۔◊…یونہی ہر قسم کے جائز، ناجائز چھلّے اور انگوٹھیاں (وغیرہ) اگر اتنی تنگ (Tight) ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اُتار کر دھونا فرض ہے۔ اگر صرف ہِلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈِھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔◊…ہاتھ کی زائد انگلی کا دھونا بھی فرض ہے۔(بہارِ شریعت، ج1، ص290)

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

◊…جس چیز کی آدمی کو عُموماً یا خُصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت واِحتیاط میں (یعنی اس چیز سے اپنے جسم کو بچائے رکھنے میں) حَرَج ہو، ناخنوں کے اندر یا اُوپر یا اَور کسی دھونے کی جگہ پر لگے رہ گئے اگرچہ جرم دار ہوں، اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اگرچہ سخت چیز ہو **وُضو ہو جائے گا** جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لیے آٹا، رَنگریز کے لیے رَنگ کا جِرم (یعنی جسم یا تہ)، عورتوں کے لیے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لیے روشنائی کا جِرم، مزدور کے لیے گارا مٹی، عام لوگوں کے لیے کُوئے (آنکھوں کے کناروں) یا پلک میں سُرمہ کا جرم، اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ وغیرہا۔(بہارِ شریعت، ج1، ص292)

سوال: کسی عضو کو دھونے کے کیا معنٰی ہیں؟

جواب: کسی عضو کو دھونے کے یہ معنٰی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہ

جائے۔ صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک قطرہ بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس طرح وضو یا غسل ادا ہوگا۔(نماز کے احکام، ص15)

سوال: مستعمل پانی کسے کہتے ہیں؟

جواب: اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی کا پَورا یا ناخُن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو جان بوجھ کر یا بھول کر دَہ دَر دَہ (یعنی سَو(100) ہاتھ/ پچیس (25) گز/ دو سو پچیس(225) فُٹ) سے کم پانی (مثلاً پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑ جائے تو پانی مُستَعمَل (یعنی استعمال شدہ) ہو گیا اور اب وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اِسی طرح جس پر غسل فرض ہو اُس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ ہاں اگر دُھلا ہاتھ یا دُھلے ہوئے بدن کا کوئی حصّہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔(نماز کے احکام، ص21)

سوال: نواقضِ وضو سے کیا مراد ہے نیز چند نواقضِ وضو کی تفصیل بیان کیجئے؟

جواب: نواقضِ وضو سے مراد وہ کام اور چیزیں ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مثلاً: خون، پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس کے بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس جگہ کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا۔

◊…گوشت میں انجکشن لگانے میں صرف اسی صورت میں وضو ٹوٹے گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے جبکہ نَس کا انجکشن لگا کر پہلے اوپر کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لہٰذا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

◊…آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور وضو بھی توڑ دیگا۔

◊…چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہ گیا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

◊…کھانے، پانی یا صفرا (یعنی پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی وہ قے جو منہ بھر ہو وضو کو توڑ دیتی ہے

◊...رکوع و سجود والی نماز میں بالغ نے قہقہہ لگادیا یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صرف خود سنا تو نماز گئی وضو باقی ہے، مسکرانے سے نہ نماز جائے گی نہ وضو۔

سوال: منہ بھر قے کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو قے (اُلٹی) تکلّف کے بغیر نہ روکی جاسکے اسے منہ بھر کہتے ہیں۔ (نماز کے احکام، ص26-30)

سوال: منہ سے خون نکلنے کی صورت میں کب وضو ٹوٹتا ہے؟

جواب: منہ سے خون نکلا اور تھوک پر غالب ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، **غَلَبہ** کی شناخت یہ ہے کہ اگر تھوک کا رنگ سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے گا اور وضو ٹوٹ جائے گا یہ سرخ تھوک ناپاک بھی ہے۔ اگر تھوک زرد ہو تو خون پر تھوک غالب مانا جائے گا لٰہذا نہ وضو ٹوٹے گا نہ یہ زرد تھوک ناپاک۔ (نماز کے احکام، ص32)

سوال: نیند سے وضو ٹوٹنے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: نیند سے وُضو ٹوٹنے کی دو شَرطیں ہیں: (1) دونوں سُرِین اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں (2) ایسی حالت پر سویا جو غافل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو۔ **جب دونوں شَرطیں جمع ہوں** یعنی سُرِین بھی اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں نیز ایسی حالت میں سویا ہو جو غافل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو **تو ایسی نیند وُضو کو توڑ دیتی ہے۔** اگر ایک شَرط پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (نماز کے احکام، ص35)

مسائلِ غُسل

سوال: غُسل فرض ہونے کے کتنے اور کون کونسے اَسباب ہیں؟

جواب: غُسل فرض ہونے کے 5 اَسباب ہیں:

(۱) مَنی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔ **(۲)** اِحتِلام یعنی سوتے میں مَنی کا نکل جانا۔ **(۳)** شرمگاہ میں حشفہ (سپاری) داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو، انزال ہو یا نہ ہو، دونوں پر غسل فرض ہے۔ **(۴)** حیض سے فارغ ہونا۔ **(۵)** نفاس (بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارغ ہونا۔ (نماز کے احکام، ص107-108)

غُسل کے 5 ضَروری اَحکام

سوال: غسل فرض ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے **کچھ ضروری احکام** بیان کیجیے۔

جواب: **(۱)** مَنی شَہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جُدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بُلندی سے گرنے یا فُضلہ خارِج کرنے کیلئے زور لگانے کی صورت میں خارِج ہوئی تو غسل فرض نہیں۔ وُضو بہر حال ٹوٹ جائے گا۔ **(۲)** اگر مَنی پتلی پڑ گئی اور پیشاب کے وقت یا ویسے ہی بلا شہوت اس کے قطرے نکل آئے غسل فرض نہ ہوا وُضو ٹوٹ جائیگا۔ **(۳)** اگر اِحتِلام ہونا یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل فرض نہیں۔ **(۴)** نَماز میں شَہوت تھی اور منی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر باہر نکلنے سے قبل ہی نَماز پوری کر لی اب خارِج ہوئی تو نَماز ہو گئی مگر اب غسل فرض ہو گیا۔ **(۵)** اپنے ہاتھوں سے مادّہ خارِج کرنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ یہ گناہ کا کام ہے۔ حدیثِ پاک میں ایسا کرنے والے کو **ملعون** کہا گیا ہے۔

(نماز کے احکام، ص109-110)

سوال: غسل کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟

جواب: غسل کے تین فرائض ہیں:

پہلا فرض **کُلی کرنا:** مُنہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پیچ کرکے ڈال دینے کا نام کُلّی نہیں بلکہ منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حَلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ ◊...اِسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی کھڑکیوں اور جڑوں اور زَبان کی ہر کروٹ پر بلکہ حَلق کے کنارے تک پانی بہے۔

◇...روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ بھی کر لیجئے کہ سنّت ہے۔ دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے رَیشے وغیرہ ہوں تو ان کو چھڑانا ضَروری ہے۔ ہاں اگر چُھڑانے میں ضَرر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو مُعاف ہے۔ ◇... غسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رَہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چُھڑا کر پانی بہانا فرض ہے۔ پہلے جو نَماز پڑھی تھی وہ ہو گئی۔

دوسرا فرض ناک میں پانی چڑھانا:

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شُروع تک دُھلنا لازِمی ہے۔ ◇...اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سُونگھ کر اوپر کھینچئے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دُھلنے سے نہ رَہ جائے ورنہ غسل نہ ہو گا۔ ◇...ناک کے اندر اگر رِینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

تیسرا فرض تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا:

سَر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جِسم کے ہر پُرزے اور ہر ہر رُونگٹے پر پانی بہ جانا ضَروری ہے، جِسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُوکھی رَہ جائیں گی اور غسل نہ ہو گا۔

(نماز کے احکام، ص102تا104)

مرد و عورت کے غسل کی احتیاطیں

سوال: جِسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ پانی پہنچانے میں احتیاط نہ کی جائے تو وہ سوکھی رہ جانے کی وجہ سے غسل نہیں ہوتا، ان کی نشاندہی فرما دیجیے۔

جواب: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نماز کے احکام صفحہ 104تا106 پر "مرد و عورت کے غسل کی احتیاطیں" یوں ذکر فرمائی ہیں:

(۱) اگر مرد کے سر کے بال گندھے ہوں تو انہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانا فرض ہے اور

(۲) عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں، ہاں اگر چوٹی اتنی سَخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے (۳) اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نَتھ کا چھَید (سُوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ وُضو میں صِرف ناک کے نَتھ کے چھَید میں اور غسل میں اگر کان اور ناک دونوں میں چھید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیں۔ (۴) بَھوؤں اور مونچھوں اور داڑھی کے ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دُھونا ضروری ہے۔ (۵) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا مونھ دھوئیں۔ (۶) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔ (۷) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھائے بغیر نہ دُھلے گا۔ (۸) ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھا کر بغلیں دھوئیں۔ (۹) بازو کا ہر پہلو دھوئیں۔ (۱۰) پِیٹھ کا ہر ذرہ دھوئیں۔ (۱۱) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں۔ (۱۲) ناف میں بھی پانی ڈالیں اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں۔ (۱۳) جِسم کا ہر رُونگٹا جڑ سے نوک تک دھوئیں۔ (۱۴) ران اور پَیڑو (ناف سے نیچے کے حصے) کا جوڑ دھوئیں۔ (۱۵) جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھیں۔ (۱۶) دونوں سُرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں، خُصُوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔ (۱۷) رانوں کی گولائی اور (۱۸) پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں۔ (۱۹) ذَکر و اُنثیین (فوطوں) کی نچلی سطح جوڑ تک اور (۲۰) اُنثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں۔ (۲۱) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو تو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔

زخم کی پٹّی

سوال: کسی جگہ زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو تو وضو و غسل کرتے وقت کیا اسے کھولنا ضروری ہے؟

جواب: زَخم پر پٹّی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان یا حَرَج ہو تو پٹّی پر ہی مَسح کر لینا کافی ہے نیز کسی جگہ مرض یا درد کی وجہ سے پانی بہانا نقصان دِہ ہو تو اس پورے عُضو پر مَسح کر لیجئے۔

پٹّی ضَرورت سے زِیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے ورنہ مَسح کافی نہ ہوگا۔ اگر ضَرورت سے زِیادہ جگہ گھیرے بِغیر پٹّی باندھنا ممکن نہ ہو مَثَلاً بازو پر زخم ہے مگر پٹّی بازوؤں کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اچھّا حصّہ بھی پٹّی کے اندر چُھپا ہوا ہے، تو اگر کھولنا ممکِن ہو تو کھول کر اُس حصّے کو دھونا فرض ہے۔ اگر ناممکِن ہے یا کھولنا تو ممکِن ہے مگر پھر وَیسی نہ باندھ سکے گا اور یوں زَخم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹّی پر مَسح کر لینا کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھّا حصّہ بھی دھونے سے مُعاف ہو جائے گا۔ (نماز کے احکام، ص106-107)

سوال: اگر سَر سمیت نہانے میں مرض بڑھ جانے کا صحیح اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں کس طرح نہایا جائے؟

جواب: زُکام یا آشوبِ چشم وغیرہ ہو اور یہ گمانِ صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض بڑھ جائے گا یا دیگر اَمراض پیدا ہو جائیں گے تو کُلّی کیجئے ناک میں پانی چڑھایئے اور گردن سے نہایئے۔ اور سر کے ہر حصے پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیجئے غسل ہو جائے گا۔ بعدِ صحّت سَر دھو ڈالئے پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضَروری نہیں۔ (نماز کے احکام، ص118)

مسائلِ تَیَمُّم

سوال: کن صورتوں میں تَیَمُّم کرنا جائز ہوتا ہے؟

جواب: جن صورتوں میں تَیَمُّم کرنا جائز ہوتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

◊...جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو وہ وضو اور غسل کی جگہ تَیَمُّم کرے۔

◊...ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تجربہ ہو کہ جب بھی وضو یا غسل کیا بیماری بڑھ گئی یا یوں کہ کوئی مسلمان اچھا قابل طبیب جو ظاہری طور پر فاسق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔ تو ان صورتوں میں تَیَمُّم کر سکتے ہیں۔

◊...اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے

کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تَیَمُّم جائز ہے۔

◊...اگر یہ گمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے اوجھل ہو جائے گا (یا ٹرین چھوٹ جائے گی) تو تَیَمُّم جائز ہے۔

◊...وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو تَیَمُّم کر کے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے نماز کا اعادہ کرنا (دہرانا) لازم ہے۔

◊...عورت حیض و نفاس سے پاک ہو گئی اور پانی پر قادر نہیں تو تَیَمُّم کرے۔

◊...اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ ہی تَیَمُّم کیلئے پاک مٹی تو اسے چاہئے کہ وقتِ نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکاتِ نماز بلانیتِ نماز بجا لائے۔ مگر پاک پانی یا مٹی پر قادر ہونے پر وضو یا تَیَمُّم کر کے نماز پڑھنی ہو گی۔ (نماز کے احکام، ص131-134)

سوال: کن چیزوں سے تَیَمُّم کیا جا سکتا ہے؟

جواب: ◊... جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جِنس (یعنی قِسم) سے ہے اِس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ رَیتا، چُونا، سُرمہ، گَندھک، پَتھّر، زَبَرجد، فِیروزہ، عَقِیق، وغیرہ جواہِر سے تَیَمُّم جائز ہے چاہے ان پر غُبار ہو یا نہ ہو۔ ◊...پکّی اینٹ، چینی یا مٹّی کے برتن سے تَیَمُّم جائز ہے۔ ہاں اگر ان پر کسی ایسی چیز کا جِرم (یعنی جسم یا تہ) ہو جو جِنسِ زمین سے نہیں مَثَلاً کانچ کا جِرم ہو تو تَیَمُّم جائز نہیں۔ ◊...جس مِٹّی، پتھر وغیرہ سے تَیَمُّم کیا جائے اُس کا پاک ہونا ضَروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نَجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ صِرف خشک ہونے سے نَجاست کا اثر جاتا رہا ہو۔ ◊...زمین، دیوار اور وہ گرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہو جائے پھر دھوپ یا ہوا سے سُوکھ جائے اور نَجاست کا اثر ختم ہو جائے تو پاک ہے اور اس پر نَماز جائز ہے مگر اس سے تَیَمُّم نہیں ہو سکتا۔

◊...یہ شک کہ کبھی نَجس ہوئی ہو گی فُضول ہے اس کا اِعتبار نہیں۔

◊...اگر کسی لکڑی، کپڑے، یا دَری وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تَیَمُّم جائز ہے۔

◊...چُونا، مِٹّی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجِد کی اس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ مگر اس پر آئل پینٹ، پلاسٹک پینٹ اور میٹ فنش یا وال پیپر وغیرہ کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیے جو جنسِ زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر ماربل ہو تو کوئی حرج نہیں۔(نماز کے احکام، ص129-131)

سوال: تَیَمُّم کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟

جواب: تَیَمُّم کے تین فرائض ہیں: (۱) نیت (۲) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا (۳) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔(نماز کے احکام، ص126)

سوال: تَیَمُّم کرنے کا طریقہ بیان کیجیے۔

جواب: تَیَمُّم کی نِیّت کیجئے (نیّت دل کے ارادے کا نام ہے، زَبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مَثَلاً یوں کہئے بے وُضوئی یا بے غسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لئے تَیَمُّم کرتا ہوں) بِسْمِ الله پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کُشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مَثَلاً پتھر، چُونا، اینٹ، دیوار، مِٹّی وغیرہ) سے ہو مار کر لَوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھایئے اور پیچھے لایئے)۔ اور اگر زِیادہ گَرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے مُنہ کا اِس طرح مَسح کیجئے کہ کوئی حِصّہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تو تَیَمُّم نہ ہوگا۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخُنوں سے لیکر کُہنیوں سَمیت مَسح کیجئے، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی پُشت پر رکھئے اور انگلیوں کے سِروں سے کُہنیوں تک لے جایئے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مَس کرتے ہوئے گٹّے تک لایئے اور اُلٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مَسح کیجئے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مسح کیجئے۔

اور اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور اُنگلیوں سے مسح کر لیا تب بھی تَیَمُّم ہو گیا چاہے کُہنی سے اُنگلیوں کی طرف لائے یا اُنگلیوں سے کُہنی کی طرف لے گئے مگر سُنّت کے خِلاف ہوا۔ تَیَمُّم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔(نماز کے احکام، ص128)

سوال: کن صورتوں میں تَیَمُّم ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: (۱) جن صورتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے یا غسل فرض ہو جاتا ہے ان سے تَیَمُّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲) پانی پر قادر ہونے سے بھی تَیَمُّم ٹوٹ جاتا ہے۔(نماز کے احکام، صفحہ 134)

(پانی پر قادر ہونے کا مطلب یہ کہ بیمار تھا اور پانی استعمال نہیں کر سکتا تھا اب صحیح ہو گیا یا پانی نہیں مل رہا تھا اب مل گیا، الغرض جس عذر کی وجہ سے تیمم کیا تھا وہ عذر ختم ہو گیا تو تیمم بھی ٹوٹ جائے گا)

نجاستوں کے احکام

سوال: نجاستِ غلیظہ کتنی مقدار میں لباس یا بدن پر لگ جائے تو اس کا دور کرنا فرض، واجب اور سنت ہوتا ہے؟ اور یہ نجاست لگی ہونے کی صورت میں نماز پڑھی تو ایسی نماز کا حکم تحریر کیجیے۔

جواب: نَجاستِ غَلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن پر **ایک دِرہم سے زیادہ** لگ جائے تو اس کا **پاک کرنا فرض** ہے، بغیر پاک کیے اگر نَماز پڑھ لی تو نَماز نہ ہو گی۔ اور اس صورت میں جان بوجھ کر نَماز پڑھنا سخت گناہ ہے، اور اگر نَماز کو ہلکا جانتے ہوئے اس طرح نَماز پڑھی تو کفر ہے اور **اگر دِرہم کے برابر** کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہو تو اس کا **پاک کرنا واجب** ہے اگر بِغیر پاک کیے نَماز پڑھ لی تو نماز مکروہِ تحریمی ہو گی اور ایسی صورت میں کپڑے یا بدن کو پاک کر کے دوبارہ نَماز پڑھنا واجب ہے، جان بوجھ کر اِس طرح نَماز پڑھنی گناہ ہے۔ اگر نجاستِ غلیظہ **درہم سے کم** کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا **پاک کرنا سُنّت** ہے اگر بِغیر پاک کیے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، مگر خلافِ سنّت، ایسی نماز کو دوہرا لینا بہتر ہے۔

(کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص4)

سوال: نجاستِ غلیظہ کے دلدار یا رقیق ہونے کے اعتبار سے درہم کا اندازہ کیسے کیا جائے گا؟

جواب: نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہو مثلاً پاخانہ، لِید وغیرہ تو دِرہَم سے مُراد وَزن میں ساڑھے چار ماشہ (یعنی 4.374 گرام) ہے اور اگر نَجاستِ غَلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو دِرہم سے مراد لمبائی چوڑائی ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھیے اور اس پر آہِستگی سے اِتنا پانی ڈالیے کہ اس سے زیادہ پانی نہ رُک سکے، اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اُتنا بڑا دِرہم سمجھا جائے گا۔

(کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص5)

(نوٹ: بعض لوگ درہم کی مثال ایک یا پانچ روپے کے **سکّے کے برابر ہی** سمجھتے اور سمجھاتے ہیں یہ طریقہ درست نہیں ہے کیونکہ سکہ تبدیل ہوتا رہتا ہے اور اس کی لمبائی چوڑائی میں فرق آتا رہتا ہے لہٰذا اس کی مثال نہ دیجیے۔)

سوال: نجاستِ خفیفہ کتنی مقدار میں لگی ہو تو اس کا دور کرنا ضروری ہے؟

جواب: نَجاستِ خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصّے یا بدن کے جس عُضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو مُعاف ہے، مَثَلاً آستین میں نَجاستِ خَفیفہ لگی ہوئی ہے تو اگر آستین کی چوتھائی سے کم ہے یا دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے یا اسی طرح ہاتھ میں لگی ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو مُعاف ہے یعنی اس صورت میں پڑھی گئی نماز ہو جائے گی اور البتّہ اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر پاک کئے نماز نہ ہو گی۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص7)

سوال: کتنی مقدار میں نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ میں سے کوئی کسی پتلی چیز مثلاً پانی یا دودھ میں گر جائے تو اسے ناپاک کر دے گی؟ نیز نجاستِ خفیفہ، غلیظہ باہم آپس میں مِل جائیں تو کس نجاست کا حکم لگے گا؟

جواب: نَجاستِ غلیظہ اور خفیفہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے ہیں یہ احکام اسی وقت ہیں جبکہ بدن یا کپڑے میں لگے۔ اگر کسی پتلی چیز مثلاً دودھ یا پانی (جو دہ دردہ سے کم ہو) میں نَجاست پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ دونوں صورَتوں میں وہ دودھ یا پانی جس میں نَجاست پڑی ہے ناپاک ہو جائے گا اگرچِہ ایک ہی قطرہ نَجاست

پڑی ہو۔ نیز نَجاستِ خفیفہ اگر نَجاستِ غلیظہ میں مل جائے تو وہ تمام نَجاستِ غلیظہ ہو جائے گی۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص10)

نجاستِ غلیظہ وخفیفہ کی مثالیں

سوال: نجاستِ غلیظہ و خفیفہ کون کونسی ہیں؟ اِن کی مثالیں ذکر کیجیے۔

جواب: نجاستِ غلیظہ کی چند صورتوں کے تحت مثالیں:

(1) انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجِب ہو نَجاستِ غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، حَیض ونِفاس واِستحاضے کا خون، مَنی، مَذی، وَدی۔ دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے، ناف یا پِستان سے درد کے ساتھ جو پانی نکلے۔ دودھ پیتے بچّے اور بچّی کا پیشاب پاخانہ بھی نَجاستِ غَلیظہ ہے۔ (2) خشکی کے ہر جانور (خواہ حلال ہو یا حرام) کا بہتا خُون اور مُردار کا گوشت اور چربی۔

(3) حرام چوپائے کا پیشاب اور پاخانہ: جیسے کُتّا، شَیر، لُومڑی، بلّی، چوہا، گدھا، خَچّر، ہاتھی اور سُوَر۔ (4) حلال چوپایوں کا صرف پاخانہ: جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی۔

(5) ایسے پرندے جو اونچا نہ اُڑ سکتے ہوں اُنکی بیٹ: جیسے مُرغی اور بَط (بطخ) چھوٹی ہو یا بڑی۔ مزید یہ کہ چھپکلی یا گرگٹ کا خون، ہاتھی کے سُونڈ کی رُطوبت اور شَیر، کتّے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لُعاب (تھوک) بھی غلیظہ ہیں۔

نجاستِ خفیفہ کی چند صورتوں کے تحت مثالیں:

(1) حلال چوپائے جن کا گوشت حلال ہے اُن کا صرف پیشاب: جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا کا پیشاب (2) گھوڑے کا پیشاب۔ (3) ایسے حرام پرندے جو اونچا اُڑتے ہیں اور اُن کا گوشت نہیں کھایا جاتا، خواہ شکاری ہوں یا نہیں، (جیسے کوّا، چیل، شِکرہ، باز) ان کی بِیٹ۔

(کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص2تا6، 4تا7، ماخوذاً)

نوٹ: ایسے حلال پرندے جو اونچا اُڑتے ہیں اور اُن کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے اُن کی بیٹ پاک ہے جیسے (چڑیا)، کبوتر، مینا، مرغابی وغیرہ ان کی بیٹ پاک ہے۔ اور چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص13)

کپڑے پاک کرنے کے چند طریقے

سوال: کپڑے پاک کرنے کے طریقے بیان کیجیے۔

جواب: نجاست اگر دلدار (یعنی گاڑھی) ہو جسے نجاستِ مرئیہ کہتے ہیں (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص25)

اگر نجاست رقیق (یعنی پتلی جیسے پیشاب وغیرہ) ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقُوّت (یعنی پوری طاقت سے) نچوڑنے سے پاک ہو گا اور قُوّت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنٰی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہو گا۔ اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔

پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا اور ہاتھ دونوں ہی پاک ہو جائیں گے۔ اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بُوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔ (اس میں لازمی یہ احتیاط کیجیے کہ) اگر پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں

کیا، اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص26)

کپڑے پاک کرنے کے مزید 2 آسان طریقے

(1) بالٹی میں ناپاک کپڑے ڈال کر اُوپر سے نل کھول دیجئے، کپڑوں کو ہاتھ یا کسی سَلاخ وغیرہ سے اِس طرح ڈُبوئے رکھئے کہ کہیں سے کپڑے کا کوئی حِصہ پانی کے باہَر اُبھرا ہوا نہ رہے۔ جب بالٹی کے اُوپر سے اُبل کر اتنا پانی بہ جائے کہ ظنِّ غالِب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تو اب وہ کپڑے اور بالٹی کا پانی نیز ہاتھ یا سلاخ کا جتنا حصّہ پانی کے اندر تھا سب پاک ہو گئے جبکہ کپڑے وغیرہ پر نَجاست کا اثر باقی نہ ہو۔ **(2)** نل کے نیچے ہاتھ میں پکڑ کر بھی پاک کر سکتے ہیں۔ مثلاً رومال ناپاک ہو گیا، تو بیسَن میں نل کے نیچے رکھ کر اتنی دیر تک پانی بہائیے کہ ظنِّ غالِب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تو پاک ہو جائے گا۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص30-33)

سوال: کپڑوں کو دھو کر نچوڑنے کا حکم کس صورت میں ہے نیز جو کپڑے نچوڑے نہ جا سکیں تو انہیں کیسے پاک کیا جائے گا؟

جواب: فتاویٰ امجدیہ جلد 1 صَفْحَہ 35 پر ہے کہ یہ (یعنی تین مرتبہ دھونے اور نچوڑنے کا) حکم اس وَقت ہے جب تھوڑے پانی میں دھویا ہو، اور اگر (زیادہ پانی مثلاً) حوضِ کبیر (یعنی دہ در دہ یا اس سے بڑے حوض، نہر، ندی، سمندر وغیرہ) میں دھویا ہو یا (نل، پائپ یا لوٹے وغیرہ کے ذریعے) بُہت سا پانی اس پر بہایا یا (دریا وغیرہ) بہتے پانی میں دھویا تو نچوڑنے کی شرط نہیں۔

بہارِ شریعت جلد اول حصہ 2 ص 399 پر ہے: "جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، جُوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، یونہیں دو مرتبہ اَور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سکھانا ضروری نہیں۔ یونہیں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یونہیں پاک کیا جائے۔"

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''کپڑے پاک کرنے کا طریقہ'' میں تحریر فرماتے ہیں: کارپیٹ (CARPET) کا ناپاک حصّہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے پھر دوبارہ دھو کر لٹکائیے حتّٰی کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار اِسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے گا تو کارپیٹ پاک ہو جائے گا۔ **چٹائی، چمڑے کے چپل اور مٹّی کے برتن وغیرہ** جن چیزوں میں پتلی نَجاست جَذب ہو جاتی ہو اِسی طریقے پر پاک کیجئے۔ **ایسا نازُک کپڑا کہ نچوڑنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو** وہ بھی اِسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کارپیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مَثَلاً دریا، نَہر میں یا پائپ یا ٹُونٹی کے جاری پانی کے نیچے) اتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظنِّ غالِب ہو جائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تب بھی پاک ہو جائے گا۔ کارپیٹ پر بچّہ پیشاب کر دے تو اُس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔

یاد رہے! ایک دن کے بچّے یا بچی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ ص 33-34)

نَماز کی بَقِیّہ 5 شرائط

سوال: ستر عورت یعنی مرد اور عورت کے لیے بدن کا کتنا حصہ چھپانا ضروری ہے؟

جواب: مرد کیلئے ناف کے نیچے سے لیکر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چھپا ہونا ضروری ہے جبکہ عورت کیلئے ان پانچ اعضاء ''منہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں، اور دونوں پاؤں کے تلووں'' کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک مُفْتٰی بِہٖ قول پر نماز دُرست ہے۔ (نماز کے احکام، ص 193-194)

سوال: اگر کپڑا اتنا باریک ہو کہ اعضائے مستورہ (یعنی جن اعضاء کا چھپانا ضروری ہے ان) کی رنگت ظاہر ہو تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے نظر آئے

یا جلد کا رنگ ظاہر ہو نماز نہ ہو گی۔

سوال: اگر کپڑا اتنا موٹا ہے جس سے اُس عضو (جس کا چھپانا ضروری ہے اس) کی رنگت ظاہر نہیں ہوتی مگر اتنا چپکا ہوا ہے کہ اس عضو کی ہیئت (شکل) ظاہر ہوتی ہو تو کیا حکم ہے؟

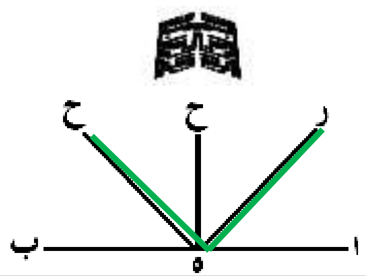
جواب: دبیز (یعنی موٹا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چپکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے عضو کی ہیئت معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچہ نماز ہو جائے گی مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (نماز کے احکام، ص 194)

سوال: استقبالِ قبلہ یعنی ''نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا'' اس کی وہ حَد بیان کیجیے کہ اس مقدار کے اندر رہتے ہوئے نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں؟

جواب: نماز میں چہرے کا کوئی بھی حصہ کَعبۃُ اللّٰہ کی طرف 45 درجے کے اندر اندر ہو تو نماز ہو جائے گی، اگر 45 درجے سے باہر ہو گیا تو استقبالِ قبلہ نہ پائے جانے کی وجہ سے نماز بھی نہیں ہو گی۔

مثال نقشے سے ملاحظہ کیجیے:

جو شخص مقام ہ پر کھڑا ہے، اگر نقطہ ح کی طرف مونھ کرے تو عینِ کعبہ کو مونھ ہے اور اگر دہنے د یا بائیں ح کی طرف جھکے تو جب تک د ح یا ح ح کے اندر رہے، جہت کعبہ میں ہے اور جب د سے بڑھ کر ا یا ح سے گزر کر ب کی طرف کچھ بھی قریب ہوگا، تو اب جہت سے نکل گیا، نماز نہ ہو گی۔ (بہار شریعت، ج1، ص487)



اس کو مزید یوں سمجھیے کہ بالفرض نمازی کے بالکل سامنے سَمتِ کعبہ ہو تو سامنے سے نمازی کے دائیں کندھے تک 90 درجے ہوتے ہیں، اس کا آدھا کریں تو 45 درجے بنیں گے یونہی بائیں کندھے تک بھی 90 درجے بنتے ہیں اس کا آدھا بھی 45 درجے ہوا، اب اگر کسی نے جہتِ کعبہ کی سیدھی طرف یا اُلٹی طرف 45 درجے کے اندر اندر رہتے ہوئے نماز پڑھی تو ہو جائے گی۔

سوال: نَمازی نے بِلا عُذر جان بوجھ کر قِبلہ سے سینہ پھیر دیا یا چہرہ گھما گھما کر اِدھر اُدھر دیکھتا رہا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نَمازی نے بِلا عُذر جان بوجھ کر قِبلہ سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نَماز فاسد ہو گئی اور اگر بِلا قصد پھر گیا اور بَقَدَر تین بار "سُبْحٰنَ الله" کہنے کے وقفہ سے پہلے واپس قِبلہ رُخ ہو گیا تو فاسد نہ ہوئی۔ (نماز کے احکام، ص195) اِدھر اُدھر مُنہ پھیر کر دیکھنا، چاہے پورا مُنہ پھِرایا تھوڑا (یہ مکروہِ تحریمی ہے) مُنہ پھیرے بِغیر صِرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضَرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور نادراً کسی غَرَضِ صحیح کے تحت ہو تو حَرَج نہیں۔ (نماز کے احکام، ص252)

سوال: جس مقام پر سَمتِ قبلہ معلوم نہ ہو وہاں کس طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے؟ نیز ایسی ہی جگہ پر اگر کوئی دوسرے کی دیکھا دیکھی اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلہ کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جاسکے تو تحری کیجئے یعنی سوچئے اور جدھر قِبلہ ہونا دِل پر جمے اُدھر ہی رُخ کر لیجئے آپ کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ نیز ایک شخص تحرّی کر کے (سوچ کر) نماز پڑھ رہا ہو دوسرا اس کی دیکھا دیکھی اِسی سَمت نماز پڑھے گا تو نہیں ہو گی، دوسرے کیلئے بھی تحری کرنے کا حکم ہے۔ (نماز کے احکام، ص196)

سوال: اَدا، قَضا اور اِعَادَہ کی تعریف بیان کیجیے۔

جواب: جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اُسے وقت میں بجالانے کو **ادا** کہتے ہیں۔
وقت ختم ہونے کے بعد عمل میں لانا **قضا** ہے۔ اگر اِس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا **اِعادہ** کہلاتا ہے۔ (نماز کے احکام، ص330)

سوال: نماز کی شرائط میں سے ''وقت'' کی وضاحت کیجئے؟ نیز وہ کونسی نمازیں ہیں جن کا سلام بھی اُن کے وقت میں پھر جانا ضروری ہے؟

جواب: جو نماز پڑھنی ہے اُس کا وقت ہونا ضروری ہے۔ مثلاً آج کی نماز عصر ادا کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ عصر کا وقت شُروع ہو جائے اگر وقتِ عصر شُرُوع ہونے سے پہلے نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہو گی۔
(نماز کے احکام، ص196)

نیز وقت کے اندر اندر تحریمہ باندھ لی (یعنی نماز شروع کر دی) تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ اَدا ہے۔ مگر نمازِ فجر، جُمعہ اور عِیدَین میں وقت کے اندر (یعنی وقت ختم ہونے سے پہلے) سلام پھِرنا لازمی ہے ورنہ نماز نہ ہو گی۔
(نماز کے احکام، ص330)

سوال: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں؟ اگر کسی نے اُسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو کیا اُسے مکروہ وقت میں ادا کر سکتا ہے؟

جواب: مکروہ اوقات 3 ہیں: (۱) طلوعِ آفتاب سے لیکر بیس (20) منٹ بعد تک (۲) غروبِ آفتاب سے بیس (20) منٹ پہلے (۳) نِصفُ النہار یعنی ضَحوۂ کُبرٰی سے لیکر زوالِ آفتاب تک۔ اِن تینوں اوقات میں کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضاء۔ ہاں اگر اِس دن کی نمازِ عصر نہیں پڑھی تھی اور مکرُوہ وقت شُروع ہو گیا تو پڑھ لے البتّہ اِتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ (نماز کے احکام، ص197)

سوال: کسی نے نمازِ عصر تو وقت میں شروع کی مگر دورانِ نماز **مکروہ وقت شروع** ہو گیا تو نماز پر کوئی اثر پڑے گا؟

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:
نَمازِ عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقتِ کراہت سے پہلے پہلے ختم ہو جائے۔ پھر اگر اس نے احتیاط کی اور نماز میں تَطویل (تَط۔وِیْل) کی (یعنی طول دیا) کہ وقتِ کراہت وسطِ نَماز (یعنی دورانِ نماز) آ گیا جب بھی اس پر اعتراض نہیں۔'' (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ، ج5، ص156)

سوال: نیّت کسے کہتے ہیں نیز اس کا ادنیٰ درجہ بیان کیجئے۔

جواب: نیّت دل کے پکّے اِرادے کا نام ہے، زَبان سے نیّت کرنا ضَروری نہیں البتّہ دل میں نیّت حاضِر ہوتے ہوئے زَبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔

نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اُس وقت (یعنی نماز شروع کرنے سے قبل ہی) کوئی پوچھے کہ ''کونسی نماز پڑھتے ہو؟'' تو فوراً بَتادے۔ اگر ایسی حالت میں سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوئی۔

سوال: کیا ہر نماز کیلئے مطلق نماز پڑھنے کی نیت کافی ہے یا فرض وواجب وسنت کو معیّن کرنا ضروری ہے؟

جواب: یہاں اسکی چند صورتیں بیان کی جاتی ہیں:

﴿1﴾ فرض نماز میں نیّتِ فرض بھی ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیّت ہو کہ آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔

﴿2﴾ اَصَح یعنی درست ترین یہ ہے کہ نفل، سنّت اور تراویح میں مُطلَق نماز کی نیّت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنّتِ وقت کی نیت کرے اور باقی سُنّتوں میں سُنّت یا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُتابَعَت (یعنی پیروی) کی نیت کرے، اس لئے کہ بَعض مشائخ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اِن میں مُطلَق نماز کی نیّت کو ناکافی قرار دیتے ہیں۔

﴿3﴾ نمازِ نفل میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔

﴿4﴾ واجِب میں واجِب کی نیّت کرنا ضَروری ہے اور اسے مُعَیَّن بھی کیجئے مثلاً عیدُ الفطر، عید الاضحیٰ، نَذْر (یعنی مَنّت)، نمازِ بعدِ طواف (واجبُ الطواف) یا وہ نَفل جس کو جان بوجھ کر فاسد کیا ہو کہ اُس کی قضا واجِب ہو جاتی ہے۔ (نماز کے احکام، ص199-200)

نماز کے فرائض

سوال: نماز کے کتنے اور کون کونسے فرائض ہیں؟

جواب: نماز کے سات فرض ہیں: (1) تکبیرِ تحریمہ (2) قیام (3) قراءت (4) رکوع (5) سجود (6) قعدۂ اخیرہ (7) خروج بصنعہ۔

سوال: تکبیرِ تحریمہ کسے کہتے ہیں اور اس میں کن الفاظ سے فرض ادا ہو جاتا ہے نیز اس میں کیا لفظ کہنا واجب ہے؟

جواب: نماز شروع کرنے کے لیے جو الفاظ کہے جاتے ہیں اُن کو ''تکبیرِ تحریمہ'' کہتے ہیں۔ اِس میں لفظ اللہ اکبر کہنا واجب ہے۔ (نماز کے احکام، ص217) اور بہارِ شریعت میں لکھا ہے کہ ''اللہ اکبر'' کی جگہ کوئی اور الفاظ جو خالص تعظیمِ الٰہی کے لیے ہوں۔ مثلاً اَللہُ اَجَلُّ یا اَللہُ اَعْظَمُ یا اَللہُ کَبِیْر یا اَللہُ الْاَکْبَرُ یا اَللہُ الْکَبِیْرُ یا اَلرَّحْمٰنُ اَکْبَرُ یا اَللہُ اِلٰہٌ یا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ یا سُبْحَانَ اللہُ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰـہَ غَیْرُہٗ یا تَبَارَکَ اللہُ وغیرہا الفاظِ تعظیمی کہے، تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی، مگر یہ تبدیلی مکروہِ تحریمی ہے۔

اور اگر دُعا یا طلب حاجت کے لفظ ہوں مثلاً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وغیرہا الفاظِ دُعا کہے تو نماز منعقد (شروع) نہ ہوئی۔ یوہیں اگر صرف اَکْبَر یا اَجَلُّ کہا اس کے ساتھ لفظ اَللہُ نہ ملایا جب بھی نہ ہوئی۔

یوہیں اگر اَسْتَغْفِرُ اللہَ یا اَعُوْذُ بِاللہِ یا اِنَّا لِلّٰہِ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ یا مَاشَآءَ اللہُ کَانَ یا بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا، تو منعقد نہ ہوئی اور اگر صرف اَللہُ کہا یا یَا اَللہُ یا اَللّٰھُمَّ کہا ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت، ج1، ص509)

سوال: قیام کی ادنیٰ حالت کیا ہے اور پورا قیام کسے کہتے ہیں؟

جواب: کمی کی جانب قیام کی حد (قیام کی ادنیٰ حالت) یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔

سوال: قِیام کتنی دیر تک فرض، واجب اور سنت ہے؟

جواب: قِیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قراءت ہے، بقدرِ قراءت فرض قیام بھی فرض، بقدرِ قراءت واجب واجب، اور بقدرِ سُنَّت سُنَّت۔ (نماز کے احکام، ص203) (یعنی جتنی مقدار قراءت فرض ہے اُتنی دیر قیام فرض اور جتنی قراءت واجب، اُتنی دیر قیام بھی واجب اور جس قدر قراءت سنّت ہے اُتنی دیر قیام کرنا بھی سنت ہے۔) (یاد رہے) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، رکعتِ اُولیٰ میں قیام فرض میں مقدارِ تکبیرِ تحریمہ بھی شامل ہو گی اور قیام مسنون میں مقدارِ ثناو تعوّذ و تسمیہ بھی۔ (بہارِ شریعت، ج1، ص510)

سوال: قِیام اور قراءت تو نماز کے سات فرائض میں سے ہیں پھر ان میں واجب قِیام اور سنّت قِیام ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قیام و قراءت کا واجب و سنت ہونا بایں معنی ہے کہ اس کے ترک پر ترکِ واجب و سنّت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قراءت کی سب فرض ہی ہے، فرض کا ثواب ملے گا۔ (بہارِ شریعت، ج1، ص510)

سوال: کونسی نمازوں میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے وہ ادا نہیں ہوتیں؟

جواب: فرض، وتر، عیدین اور سُنَّتِ فجر میں قیام فرض ہے۔ اگر بلا عذرِ صحیح کوئی یہ نمازیں بیٹھ کر ادا کرے گا تو نہ ہوں گی۔

سوال: کِن صورتوں میں قیام ساقط ہو جاتا ہے؟ (یعنی اس وقت قیام فرض نہیں ہوتا)

جواب: اس کی چند صورتیں درج ذیل ہیں:

❁ کھڑا ہونے سے مَحض کچھ تکلیف ہونا عُذْر نہیں بلکہ قِیام اُس وَقت ساقِط ہوگا کہ کھڑا نہ ہوسکے یا سَجدہ نہ کرسکے یا کھڑا ہونے یا سَجدہ کرنے میں زَخم بہتا ہے یا سِتْر کھلتا ہے یا قراءَت سے مجبورِ مَحض ہو جاتا ہے۔ یوہیں کھڑا ہو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زِیادَتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھّا ہوگا یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے۔

❁ اگر عَصا (یا بیساکھی) خادِم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا ممکِن ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔

❁ اگر صِرف اِتنا کھڑا ہونا مُمکِن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لے گا تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ لے اور اب کھڑے رَہنا ممکن نہیں تو بیٹھ جائے۔ (نماز کے احکام، ص204)

❁ اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ج1، ص510)

جماعت کا ایک اہم مسئلہ

سوال: امام کو رکوع میں پایا اور تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں چلا گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائیں تو کیا اس صورت میں نماز ہو جائے گی؟

جواب: امام کو رکوع میں پایا اور تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم ہوئی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے، نماز نہ ہوگی۔ (نماز کے احکام، ص202)

ایسے موقع پر قاعدے کے مطابق پہلے کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لیجیے اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کیجیے۔ امام کے ساتھ اگر رکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہوگئی تو رکعت مل گئی اگر آپ کے رکوع میں داخل ہونے سے قبل امام کھڑا ہو گیا تو رکعت نہ ملی۔ (نماز کے احکام، ص202)

سوال: قراءت کسے کہتے ہیں اور نماز میں کتنی مقدار میں قراءت کرنا فرض اور واجب ہے؟

جواب: قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں، کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل یا ثقل سماعت (یعنی اونچا سننے کا مرض) بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی۔ اگرچہ خود سننا ضروری ہے مگر یہ بھی احتیاط رہے کہ سِرّی (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں قراءت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے، اسی طرح تسبیحات وغیرہ میں بھی خیال رکھیے۔ فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر، سنن، اور نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرِد (یعنی تنہا پڑھنے والے) پر مُطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔ (نماز کے احکام، ص206تا208)

اور واجب قراءت یہ ہے کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا، سورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ (نماز کے احکام، ص217تا218)

سوال: مُطلق آیت سے کیا مراد ہے نیز کتنی چھوٹی آیت پڑھنے سے فرض ادا ہو گا؟

جواب: (مُطلقاً آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس میں بڑی یا چھوٹی آیت کا اعتبار نہ ہو نیز) چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے صٓ، نٓ، قٓ، کہ بعض قراء توں میں ان کو آیت مانا ہے، تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہو گا، اگرچہ اس کی تکرار کرے۔ رہی ایک کلمہ کی آیت مُدْهَآمَّتٰنِ اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔ ❖ سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک پوری آیت ہے، مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہو گا۔ (بہارِ شریعت ج1، ص511-512)

سوال: رکوع کا ادنیٰ درجہ کیا ہے اور پورا رکوع کسے کہتے ہیں؟

جواب: رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں کو پہنچ جائیں اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھادے۔ (نماز کے احکام، ص212)

سوال: سجدہ کرنے کا سنّت طریقہ بیان کیجیے نیز یہ بھی ارشاد فرمائیے کہ سجدہ میں کتنی ہڈیوں کا زمین سے لگنا فرض اور واجب ہے؟

جواب: سجدہ کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ قومہ کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے زمین پر پہلے گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھیں۔ ہتھیلیاں زمین پر رکھیں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ ہوں۔ اب تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہیں۔ مرد کے لیے سجدے میں یہ حکم ہے بازو کروٹوں سے اور رانیں پیٹ سے جدا ہوں کلائیاں زمین پر نہ بچھائیں، ہاں جب صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے جدا نہ رکھیں۔ سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ اس طرح زمین پر لگائیں کہ دسوں انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔

سلطانِ مکہ مکرمہ، تاجدار مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمانِ عظمت نِشان ہے: مجھے حکم ہوا

کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔ (نماز کے احکام، ص213)

معلوم ہوا کہ سنّت کے مطابق سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے 'البتّہ اِن سات میں سے دو اعضاء کا زمین پر لگنا فرض ہے (1) پیشانی کا زمین پر جمنا (2) پاؤں کی دسوں انگلیوں میں ایک کا پیٹ لگنا فرض کہ اِس کے بغیر سجدہ ہو گا ہی نہیں اور دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا لگنا واجب ہے۔ جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 513 پر ہے "**پیشانی کا زمین پر جمنا (یعنی پیشانی پر زمین کی سختی محسوس ہونا) سجدہ کی حقیقت** ہے اور **پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط**، تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی۔ اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔" صدرالشریعہ بدرالطریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مزید فرماتے ہیں: "سجدہ میں دونوں پاؤں کی دَسوں انگلیوں کے پیٹ (کا) زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ (کا) زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رُو ہونا سُنّت۔"

(بہارِ شریعت، ج1، ص530)

سوال: قعدۂ اخیرہ میں تَشَہُّد پڑھنا فرض ہے یا اس کی مقدار بیٹھنا؟ نیز تَشَہُّد پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قعدہ اخیرہ میں تَشَہُّد کی مقدار بیٹھنا فرض ہے جبکہ پورا تَشَہُّد پڑھنا واجب ہے جیسا کہ نماز کے احکام میں بحوالۂ عالمگیری لکھا ہے کہ نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پورا تَشَہُّد (یعنی پوری اَلتَّحِیَات) رَسُوْلُہٗ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔ (نماز کے احکام، ص216) اور اسی نماز کے احکام ص219 پر بحوالۂ درمختار و ردالمحتار لکھا ہے کہ "دونوں قعدوں (قعدۂ اولیٰ، قعدۂ اخیرہ) میں تشہّد مکمل پڑھنا واجب ہے۔ اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجب ترک ہو جائے گا اور سجدہ سہو واجب ہو گا۔

سوال: خروج بصنعہ کا کیا مطلب ہے؟ نیز اگر کسی نے سلام کی بجائے کوئی اور کام جان بوجھ کر کر دیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟ اور اگر بغیر ارادہ کے کوئی کام ہو گیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً (یعنی ارادتاً) کرنا جو نماز سے باہر کر دے۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی فعل قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہو گی اور اگر بلاقصد کوئی اس طرح کا فعل پایا گیا تو نماز باطل۔ نماز کے احکام، ص217)

(وضاحت: نماز سے نکلنے کے اِرادے سے کوئی بھی کام کرنا خروج بصنعہ کہلاتا ہے، مگر سلام کے ساتھ ہی نماز سے باہر ہونا ضروری ہے کیونکہ لفظِ ''سلام'' دو بار کہنا واجب ہے لہٰذا جو جان بوجھ کر سلام ترک کرے اس کی نماز واجب الاعادہ ہو گی اور اگر بلاِارادہ کوئی ایسا کام ہوا مثلاً کسی نے اس کو سلام کیا اس نے نماز میں بھول سے جواب دے دیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔)

نماز کے واجبات

سوال: نماز کے واجبات بیان کیجیے؟

جواب: دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 449 صفحات پر مشتمل کتاب نماز کے احکام صفحہ 217 تا 221 پر نماز کے 30 واجبات تحریر ہیں:

(۱) تکبیرِ تحریمہ میں لفظ "اللہ اکبر" کہنا **(۲)** فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا، سورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا **(۳)** الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا **(۴)** الحمد شریف اور سورت کے درمیان "اٰمین" اور "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا **(۵)** قراءت کے فوراً بعد رکوع کرنا **(۶)** ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ کرنا **(۷)** تعدیلِ ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ، جلسہ میں کم از کم ایک بار ''سبحٰن اللہ'' کہنے کی مقدار ٹھہرنا **(۸)** قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا **(۹)** جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا **(۱۰)** قعدۂ اُولیٰ واجب ہے اگرچہ نفل نماز ہو **(۱۱)** فرض، وتر اور سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ کے قعدۂ اُولیٰ میں تَشَہُّد (یعنی التحیات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا **(۱۲)** دونوں قعدوں میں "تشہد" مکمل پڑھنا۔ اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجِب ترک ہو جائے گا اور سجدۂ سہو واجب ہو گا **(۱۳)** فرض، وتر اور سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ کے قعدۂ اُولیٰ میں تَشَہُّد کے بعد اگر بے خیالی میں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" یا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" کہہ لیا تو سجدۂ سہو واجب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا واجِب ہے **(۱۴)** دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظِ "اَلسَّلَام" دونوں بار واجب ہے۔ لفظ "عَلَیْکُمْ" واجب نہیں بلکہ سُنَّت ہے **(۱۵)** وتر میں تکبیرِ قُنُوت کہنا **(۱۶)** وِتر میں دعائے قُنُوت پڑھنا **(۱۷)** عیدین کی چھ تکبیریں **(۱۸)** عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیرِ رُکوع اور اِس تکبیر کیلئے لفظِ "اللہ اکبر" ہونا **(۱۹)** جَہری نماز مثلاً مغرب وعشاء کی پہلی اور دوسری رکعت اور فجر، جُمُعَہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وِتر کی ہر رکعت میں امام کو جَہر سے قراءت کرنا (جہر کے یہ معنٰی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صف اوّل میں سن سکیں، یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ درجے کے لیے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔) **(۲۰)** غیر جَہری نماز (مثلاً ظُہر وعصر) میں آہستہ قراءت کرنا **(۲۱)** ہر فرض وواجب کا اُس کی جگہ ہونا **(۲۲)** رکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا **(۲۳)** سجدہ ہر رکعت میں دو ہی بار کرنا **(۲۴)** دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا **(۲۵)** چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا **(۲۶)** آیتِ سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا **(۲۷)** سجدۂ سہو واجب ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا **(۲۸)** دو فرض یا دو واجب یا فرض وواجب کے درمیان تین تسبیح کی قَدر (یعنی تین بار سُبحٰن اللہ کہنے کی مقدار) وقفہ نہ ہونا **(۲۹)** امام جب قراءت کرے خواہ بلند آواز سے ہو یا آہستہ آواز سے مقتدی کا چُپ رہنا **(۳۰)** قِراء ت کے سِوا تمام واجِبات میں امام کی پیروی کرنا۔

سوال: سورۂ فاتحہ کتنی رکعات میں پڑھنا واجب ہے؟ نیز نماز میں قومہ یا جلسہ نہ کرنے سے کیا خرابی لازم آتی ہے؟

جواب: فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں امام و منفرد کے لیے الحمد شریف پڑھنا واجب ہے۔ قومہ (یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا) اور جلسہ (یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا) دونوں واجب ہیں بعض لوگ جلد بازی کی وجہ سے برابر سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے چاہے کتنی ہی جلدی ہو رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا اور پہلے سجدے کے بعد سیدھا بیٹھنا لازمی ہے ورنہ نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔

سوال: قراءت میں جہر کسے کہتے ہیں؟ نیز **جہری نمازیں** کونسی ہیں اور اِن میں جہر کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اِتنی بُلند آواز (سے قراءَت کرنا جِسے) کم از کم تین آدمی سُن سکیں اُسے **جہر** کہتے ہیں۔

(نیز) **نمازِ فجر، مغرب، عِشاء، جُمُعہ، عیدین، تراویح، اور رمضان شریف کے وتر** (جَہری نمازیں ہیں، اِن میں سے) مغرب و عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت اور (بقیہ نمازوں) کی **ہر رکعت میں اِمام کو جہر** سے قراءت کرنا واجب ہے۔

سوال: اگر کسی نے سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی تو نماز میں فرق پڑے گا یا نہیں؟

جواب: "الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا" واجب ہے لہٰذا اگر کسی نے اسے بعد میں پڑھا تو واجب کا ترک ہوگا۔

سوال: دو فرضوں کے درمیان تین تسبیحات کا فاصلہ دینا کیسا؟

جواب: دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر (یعنی تین بار "سبحٰن اللہ" کہنے کی مقدار) وقفہ نہ دینا واجب ہے۔

مسائلِ سجدۂ سہو

سوال: نماز کے واجبات میں سے کوئی بھولے سے ترک ہو جائے یا فرائض و واجبات میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو نماز پر کیا اثر پڑے گا؟ نیز اگر جان بوجھ کر واجب چھوڑا تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: واجباتِ نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا فرائض و واجباتِ نماز میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو کافی نہیں بلکہ نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (نماز کے احکام، ص276)

(**یاد رکھیے** نماز کے واجبات میں سے کسی کو جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور اس سے توبہ کرنا واجب اور اب ایسی نماز کو مکمل کرنا بھی واجب ہے، پھر بعد میں اِس کا اعادہ کرنا بھی واجب ہے۔)

سوال: فرائض و واجباتِ نماز میں بھولے سے تاخیر ہونے کی مثال دیجیے؟

جواب: قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے وقفہ ہوا سجدۂ سہو واجب ہے یا قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدۂ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے **قیام میں تاخیر** ہوئی (جو کہ فرض ہے) تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا (یعنی خاموش بیٹھا رہا) جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔

سوال: مسبوق (جس کی ایک یا زائد رکعتیں رہ گئی ہوں ایسے مقتدی) نے اگر بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو کیا سجدۂ سہو کرے گا یا نہیں؟

جواب: کثیر اسلامی بھائی ناواقفیت کی بنا پر اپنی نماز ضائع کر بیٹھتے ہیں لہٰذا یہ مسئلہ خوب توجہ سے پڑھئے مسبوق (یعنی جو ایک یا کئی رکعتیں فوت ہونے کے بعد نماز میں شامل ہوا) کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصداً پھیریگا تو نماز جاتی رہے گی اور اگر بھول کر امام کے ساتھ بلا وقفہ فوراً سلام پھیرا تو حرج نہیں لیکن یہ نادر صورت ہے (یعنی ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے) اور اگر بھول کر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرے۔ (نماز کے احکام، ص278تا279)

سوال: اگر کسی نے نماز میں قرآنِ پاک خلافِ ترتیب پڑھا ہو تو اس صورت میں سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

جواب: کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امرِ خارج سے ہو تو سجدۂ سہو واجب نہیں مثلاً خلافِ ترتیب قرآنِ پاک پڑھنا ترکِ واجب (اور گناہ) ہے مگر اس کا **تعلق** واجباتِ نماز

سے نہیں بلکہ واجباتِ تلاوت سے ہے لہذا سجدۂ سہو نہیں (البتہ اس سے توبہ کرے)۔ (نماز کے احکام، ص276)

سوال: کسی پر سجدۂ سہو واجب تھا سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا تو کیا اب بھی سجدۂ سہو کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: سجدۂ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کر لے۔ میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہو یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کر لے جو چیز مانع بنا ہے مثلاً کلام وغیرہ مَنافیٔ نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو سجدۂ سہو نہیں ہو سکتا۔ (نماز کے احکام، ص281)

سوال: اگر سجدۂ سہو واجب ہونے کے باوجود نہیں کیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں سجدۂ سہو واجب ہوا، اُسے نہ کیا تو ایسی نماز لوٹانا واجِب ہے۔

سوال: سجدۂ سہو واجب ہونے یا نہ ہونے کی چند اَور صورتیں بیان کیجیے۔

جواب: نماز کے احکام صفحہ 276 تا 278 پر مزید یہ صورتیں تحریر ہیں: (۱) تعدیلِ ارکان (مثلاً رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا یا دو سجدوں کے درمیان ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار سیدھا بیٹھنا) بھول گئے سجدۂ سہو واجب ہے۔ (۲) قنوت یا تکبیرِ قنوت بھول گئے سجدۂ سہو واجب ہے۔ (۳) نماز میں اگرچہ دس واجبات ترک ہوئے سہو کے دو ہی سجدے سب کیلئے کافی ہیں۔ (۴) فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا دوبارہ پڑھیے۔ (۵) سُنّتیں یا مستحبات مثلاً ثناء، تعوذ، تسمیہ، آمین، تکبیراتِ انتقالات اور تسبیحات کے ترک سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا نماز ہو گئی۔ مگر دوبارہ پڑھ لینا مستحب ہے بھول کر ترک کیا ہو یا جان بوجھ کر۔ (۶) امام سے سہو ہوا اور سجدۂ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے۔ (۷) اگر مقتدی سے بحالتِ اقتداء سہو واقع ہوا تو سجدۂ سہو واجب نہیں اور نماز لوٹانے کی بھی حاجت نہیں۔

سوال: سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ بیان فرما دیجیے۔

جواب: اَلتَّحِیَّات پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ دُرُود شریف بھی پڑھ لیجئے، سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر تَشَہُّد، دُرُود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دیجیے۔ (نماز کے احکام، ص280)

نماز کے مفسدات

سوال: نماز کے مفسِدات بیان کیجیے؟

جواب: نماز کے احکام ص 239 تا 246 پر "بھائیو نماز کے مُفسِدات سیکھنا فرض ہے" کے اُنتیس حُروف کی نسبت سے نماز توڑنے والی 29 باتیں بیان کی گئی ہیں، وہ پیش کی جاتی ہیں:

(۱) بات کرنا (۲) کسی کو سلام کرنا (۳) سلام کا جواب دینا (۴) چھینک کا جواب دینا (نَماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لے تب بھی حَرَج نہیں اور اگر اُس وقت حَمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے (۵) خوشخبری سن کر جواباً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا (۶) بُری خبر (یا کسی کی موت کی خبر) سُن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہنا (۷) اذان کا جواب دینا (۸) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام سُن کر جواباً "جَلَّ جَلَالُہ" کہنا (۹) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ گرامی سُن کر جواباً دُرُود شریف پڑھنا مثلاً صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہنا (اگر جَلَّ جَلَالُہٗ یا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جواب کی نیت سے نہ کہا تو نَماز نہ ٹوٹی)

نماز میں رونا

(۱۰) دَرد یا مُصیبت کی وجہ سے یہ الفاظ "آہ"، "اُوہ"، "اُف"، "تُف" نکل گئے یا آواز سے رونے میں حرف پیدا ہو گئے نماز فاسِد ہو گئی۔ اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حَرَج نہیں۔ (اگر نماز میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور "ارے"، "نعم"، "ہاں" زبان سے جاری ہو گیا تو کوئی حَرَج نہیں کہ یہ خُشُوع کے باعث ہے اور اگر امام کی خوش الحانی کے سبب یہ الفاظ کہے تو نماز ٹُوٹ گئی۔

نماز میں کھانسنا

(۱۱) مریض کی زبان سے بےاختیار آہ! اُوہ! نکلا نَماز نہ ٹوٹی یوہیں چھینک، کھانسی جماہی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔ (۱۲) پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مثل ہے اور

نَماز فاسِد نہیں ہوتی مگر قصداً پھونکنا مکروہ پیدا ہوں جیسے اُف، تُف تو نَماز فاسِد ہوگئی۔

(۱۳) کھنکارنے میں جب دو حُروف ظاہر ہوں جیسے اَح مُفسد نماز ہے' جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض، اگر عُذْر سے ہو، مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے، مثلاً آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہوگئی ہے اس لیے کھنکارتا ہے کہ درست کرلے یا اس لیے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (بہارِ شریعت، ج1، ص608 حصہ:3)

دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا

(۱۴) نماز میں مُصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے، یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہوا سے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے، ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مُصحف وغیرہ پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں۔
(بہارِ شریعت، ج1، ص609 حصہ:3)

(۱۵) اِسلامی کتاب یا اِسلامی مضمون دورانِ نَماز جان بوجھ کر دیکھنا اور اِرادَتاً سمجھنا مکروہ ہے دُنیوی مضمون ہو تو زِیادہ کراہیت ہے، لہٰذا نَماز میں اپنے قریب کتابیں یا تحریر والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون یا گھڑی وغیرہ اِس طرح رکھیے کہ اُن کی لکھائی پر نظر نہ پڑے یا اُن پر رومال وغیرہ اُڑھا دیجیے، نیز دورانِ نَماز سُتون وغیرہ پر لگے ہوئے اسٹیکرز، اِشتہار اور فریموں وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بھی بچئے۔

عملِ کثیر

(۱۶) عملِ کثیر نَماز کو فاسِد کر دیتا ہے جبکہ نہ نَماز کے اعمال سے ہو نہ ہی اِصلاحِ نماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نَماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان بھی غالِب ہو کہ نَماز میں نہیں تب بھی عملِ کثیر ہے۔ اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہے کہ نَماز میں ہے یا نہیں تو عملِ قلیل ہے اور نَماز فاسِد نہ ہوگی۔

(**اعمالِ نماز کی مثال** مثلاً صَلوٰۃُ التَّسبِیح پڑھتے ہوئے کوئی قومہ یا جلسہ میں تسبیحات پڑھنے کی وجہ سے زیادہ دیر ٹھرتا ہے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ یہ اعمالِ نماز سے ہے اگرچہ اس کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ نماز میں نہیں۔

اصلاحِ نماز کی مثال جیسے کوئی نماز میں سجدۂ سہو واجب ہونے پر ایک طرف سلام پھیر نے کے بعد پھر سے سجدے کرے تو اگر چہ دور سے دیکھنے والے کو یہ گمان ہو کہ اس کی نماز ختم ہو گئی مگر اس دیکھنے والے کا اعتبار نہیں کیونکہ یہ عمل اصلاحِ نماز کے لیے کیا گیا ہے۔)

دورانِ نَماز لباس پہننا

(۱۷) دورانِ نَماز کُرتا یا پاجامہ پہننا یا تہبند باندھنا **(۱۸)** دورانِ نَماز سِتر کُھل جانا اور اسی حالت میں کوئی رُکن ادا کرنا یا تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار وقفہ گزر جانا۔

نَماز میں کچھ نِگلنا

(۱۹) معمولی سا بھی کھانا یا پینا مثلاً تِل بِغیر چبائے نگل لیا۔ یا قطرہ مُنہ میں گرا اور نگل لیا۔ **(۲۰)** نَماز شُروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نَماز فاسد ہو گئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ **(۲۱)** نَماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اَجزا منہ میں باقی نہیں صِرف لُعابِ دہن میں کچھ اثر رہ گیا ہے اس کے نگلنے سے نَماز فاسد نہ ہو گی۔ **(۲۲)** منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گُھل کر حلق میں پہنچتی ہے نَماز فاسد ہو گئی۔ **(۲۳)** دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالِب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہو گی ورنہ ہو جائے گی (غَلَبہ کی علامت یہ ہے کہ اگر حلق میں مزہ محسوس ہوا تو نَماز فاسِد ہو گئی، نَماز توڑنے میں ذائقے کا اِعتِبار ہے اور وُضو ٹوٹنے میں رنگ کا لہٰذا وُضو اُس وقت ٹوٹتا ہے جب تھوک سُرخ ہو جائے اور اگر تھوک زَرد ہے تو وُضو باقی ہے۔)

دورانِ نَماز قبلہ سے انحراف

(۲۴) بِلاعُذر سینے کو سَمتِ کعبہ سے 45 دَرَجہ یا اس سے زِیادہ پھیرنا مفسِدِ نَماز ہے، اگر عُذر سے ہو تومُفسِد نہیں ۔مَثَلاً حَدَث(یعنی وضو ٹوٹ جانے) کا گُمان ہوا اورمُنہ پھیرا ہی تھا کہ گُمان کی غَلَطی ظاہِر ہوئی تو اگر مسجِد سے خارِج نہ ہُوا ہو نَماز فاسِد نہ ہو گی۔

نماز میں سانپ مارنا

(۲۵) سانپ بچھّو کومارنے سے نَماز نہیں ٹوٹتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضَرب کی حاجت ہو ورنہ فاسد ہوجائے گی۔سانپ، بچھّو کو مارنا اُس وقت مُباح ہے جبکہ سامنے سے گزریں اور اِیذا دینے کاخوف ہو، اگرتکلیف پہنچانے کااندیشہ نہ ہوتومارنامکروہ ہے **(۲۶)** پے درپے تین بال اُکھیڑے یاتین جُوئیں ماریں یا ایک ہی جُوں کو تین بارمارا نَماز جاتی رہی اوراگرپےدرپے نہ ہو تونَماز فاسِد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے۔

نَماز میں کھجانا

(۲۷) ایک رُکن میں تین بار کُھجانے سے نَماز فاسِد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کُھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کُھجایا پھر ہٹا لیا یہ دو بار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار کیا تو نَماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حَرَکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کُھجانا کہا جائے گا۔

اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے میں غَلَطیاں

(۲۸) تکبیراتِ اِنتقالات میں اَللّٰہُ اَکْبَرکے اَلِف کو دراز کیا یعنی اٰللہ یا اٰکْبَر کہایا"ب" کے بعد اَلِف بڑھایایعنی"اکبار"کہا تو نَماز فاسِد ہو گئی اور اگر تکبیرِ تحریمہ میں ایسا ہوا تونَماز شُروع ہی نہ ہوئی اکثر مُکَبِّر(یعنی جماعت میں امام کی تکبیرات پرزورسے تکبیریں کہہ کرآواز پہنچانے والے) یہ

غَلَطیاں زِیادہ کرتے ہیں اوریوں اپنی اوردوسروں کی نَمازیں غارت کرتے ہیں لہٰذاجو اِن اَحکام کو اَچھّی طرح نہ جانتا ہو اُسے مُکَبِّر نہیں بننا چاہئے۔ **(۲۹)** قِراءَت یا اذکارِ نَماز میں ایسی غَلَطی جس سے معنٰی فاسِد ہوجائیں نَماز فاسِد ہوجاتی ہے۔

سوال : اگرکوئی نماز میں ایساعمل کرے جومفسداتِ نماز سے ہے تونمازپر کیا اثرپڑے گا؟

جواب: نماز فاسِد ہوجائے گی اور اسی نماز کے وقت کے اندردوبارہ پڑھنافرض ہے۔ورنہ قضاء ہوجائیگی۔

سوال: نمازکےدوران قِبلہ سے سینہ قصداًپھیراتو کیاحکم ہوگا اور بلاقصد پھیراتوکیاحکم ہے؟

جواب : بِلاعُذر سینے کوسَمتِ کعبہ سے 45دَرَجہ یااِس سےزِیادہ پھیرنا مفسِدِ نَماز ہے، اگرعُذر سے ہو تومُفسِد نہیں۔مَثَلاً حَدَث (یعنی وضو ٹوٹ جانے) کا گُمان ہوا اورمُنہ پھیرا ہی تھا کہ گُمان کی غَلَطی ظاہِرہوئی تو اگر مسجِد سے خارِج نہ ہُوا ہونَماز فاسِد نہ ہو گی۔

سوال: کسی نمازی نےدوران نمازقرآن پاک یاکسی کاغذوغیرہ میں لکھی ہوئی آیت دیکھ کر پڑھی تواس صورت میں نماز کا کیا حکم ہو گا ؟نیز اگر دیکھا سمجھا پڑھا نہیں تو؟ اوراگر دیکھ رہا ہے مگر پڑھا زبانی توکیاحکم ہوگا؟

جواب: نمازمیں مُصحف شریف سے دیکھ کرقرآن پڑھنامطلقاًمفسد نمازہے،یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھاہوااسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسدہے،ہاں اگر یاد پر پڑھتاہو اورمُصحف یا محراب پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں ۔ کسی کاغذ پرقرآن مجید لکھاہوادیکھا اوراسے سمجھانماز میں نقصان نہ آیا،یوہیں اگرفقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی،خواہ سمجھنے کے لیےاسے دیکھایانہیں،ہاں اگر قصداًدیکھااوربقصد سمجھاتومکروہ ہےاوربلاقصد ہواتومکروہ بھی نہیں یہی حکم ہر تحریر کاہےاورجب غیر دینی ہوتوکراہت زیادہ۔(بہارشریعت،ج1ص609حصہ:3)

سوال: نماز کے دوران معمولی سا کھانے یا پینے کا کیا حکم ہے اور اگر نماز شرع کرنے سے پہلے کچھ کھایا تھا اور اب منہ کے اندر کچھ رہ گیا ہو وہ کتنا ہو کہ اس کے کھانے سے نماز فاسد ہو جاے گی ؟ نیز کوئی میٹھی (گھل جانے والی) چیز کھائی تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: معمولی سا بھی کھانا یا پینا مَثَلاً تِل بغیر چبائے نگل لیا، قطرہ مُنہ میں گرا اور نگل لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ نماز شُروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اُسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اُس سے زیادہ تھی تو نَماز فاسِد ہو گئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ نیز نَماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اَجزا منہ میں باقی نہیں صِرف لُعابِ دہن میں کچھ اثر رَہ گیا ہے اس کے نگلنے سے نَماز فاسد نہ ہو گی۔

نَماز کے مکروہاتِ تحریمہ

سوال: نماز کے مکروہاتِ تحریمہ کون کونسے ہیں ؟

جواب: نماز کے مکروہاتِ تحریمہ یہ ہیں: (۱) داڑھی، بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا (۲) کپڑا سمیٹنا۔ جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ آگے یا پیچھے سے اٹھا لیتے ہیں۔ اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چھڑانے میں حرج نہیں۔ (۳) سَدَل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں ہاں اگر ایک کنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا (یعنی بل دے دیا) اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ (۴) آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اس طرح نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (۵) دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز مکروہِ تحریمی ہوگی۔ (۶) پیشاب، پاخانہ یا رِیح کی شدت ہونا۔ اگر نماز شروع

کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لیں پھر بعد میں اعادہ کریں۔ اگر دورانِ نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے، اگر اسی طرح پڑھ لی تو گناہگار ہوں گے۔ (۷) دورانِ نماز کنکریاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے۔ ہاں اگر سنت کے مطابق سجدہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ (۸) نماز میں انگلیاں چٹخانا۔ (۹) تشبیک یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہِ تحریمی ہیں۔ (۱۰) کمر پر ہاتھ رکھنا (۱۱) نگاہ آسمان کی طرف اُٹھانا (۱۲) اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا۔ چاہے پورا منہ پھیرا یا تھوڑا۔ منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضرورت دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے اور اگر کسی ضرورت کے تحت ہو تو حرج نہیں (۱۳) مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا (۱۴) کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ (۱۵) نماز میں ناک اور منہ چھپانا (۱۶) بلا ضرورت کھنکار (بلغم وغیرہ) نکالنا (۱۷) قصداً جماہی لینا (اگر خود بخود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے۔) (۱۸) اُلٹا قرآنِ مجید پڑھنا (مثلاً پہلی رکعت میں تَبَّتْ پڑھی اور دوسری میں اِذَاجَآءَ) (۱۹) کسی واجب کو ترک کرنا مثلاً قومہ اور جلسہ میں پیٹھ سیدھی ہونے سے پہلے ہی رکوع یا دوسرے سجدے میں چلے جانا (۲۰) قیام کے علاوہ کسی اور موقع پر قرآن مجید پڑھنا (۲۱) قراءت رکوع میں پہنچ کر ختم کرنا (۲۲) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا (۲۳) دوسرا کپڑا ہونے کے باوجود صرف پاجامہ یا تہبند

میں نماز پڑھنا۔**(۲۴)**کسی آنے والے شناسا کی خاطر(یعنی آو بھگت کیلئے)امام کا نماز کو طول دینا۔ اگر اس کی نماز پر اعانت(مدد) کے لیے ایک دو تسبیح کی قدر طول دیا تو حرج نہیں۔**(۲۵)**زمینِ مغصوبہ(یعنی ایسی زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا ہو) یا **(۲۶)**پرایا کھیت جس میں زراعت موجود ہے یا**(۲۷)** جُتے ہوئے کھیت میں یا**(۲۸)** قبر کے سامنے جبکہ قبر اور نمازی کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو نماز پڑھنا۔**(۲۹)**کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔**(۳۰)**یوہیں انگرکھے(ایک لمبا مردانہ لباس جس کے دوحصے ہوتے ہیں، چولی اور دامن ،اس) کے بندنہ باندھنااور اچکن (یعنی ایک لمبالباس جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔) وغیرہ کے بٹن نہ لگانا، اگراس کے نیچے کرتاوغیرہ نہیں اور سینہ کھلارہاتوظاہر کراہت تحریم ہےاور نیچے کرتاوغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔(بہارشریعت ،ج1ص630حصہ:3)**(۳۱)**جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔**(۳۲)**ایسی جگہ نَمازپڑھی جہاں تصاویر ہوں تواس کی دوصورتیں ہیں: اگر تصاویر پورے قد(سر سے پاؤں تک) کی ہوں اور چھپی ہوئی بھی نہ ہوں اور نمازی کے آگے بروجہ تعظیم آویزاں ہوں یارکھی ہوئی ہوں یامصلے پر ہوں تونمازاس جگہ مکروہ تحریمہ ہوگی کہ پڑھنی گناہ اور اگرپڑھ لی ہوتودوبارہ اس کوپڑھنا واجب ہوگااور اگریہ تصاویرپورے قد کی نہ ہوں صرف چہرہ ہویانصف قداعلی یاسینے تک کی تصاویر ہوں تونمازایسی جگہ مکروہ تنزیہی ہوتی ہے۔

اسی طرح اگرتصاویرپورے قد کی ہوں لیکن نمازی کے آگے نہ رکھی ہوئی ہوں بلکہ دائیں، بائیں تعظیم کے ساتھ رکھی ہوئی ہوں تواس صورت میں بھی نماز مکروہ تنزیہی ہوگی یعنی پڑھناا گرچہ گناہ تونہیں اور نہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے مگر بہتر یہ ہے کے ایسی جگہ نمازپڑھنے سے احتراز کیا جائے اوراگرتصویر نمازی کے آگے ہو یادائیں بائیں ہولیکن بروجہ تعظیم آویزاں نہ ہو اور نہ ہی مصلے پر ہوتواس صورت میں نماز میں کوئی کراہت نہیں۔(فتویٰ دارالافتاء اہلسنّت)

سوال: نماز شروع کرنے سے پہلے ہی یادورانِ نماز پیشاب پاخانہ یارِیح کی شدت ہو تو ایسی صورت میں نمازپڑھنا کیسا ہے؟

جواب: پیشاب، پاخانہ یا رِیح کی شدّت ہونا(نماز کے مکروہاتِ تحریمہ میں سے ہے)اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدّت ہوتووقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں اگرایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہوجائے گاتو نمازپڑھ لے اور بعد میں اس کااعادہ کرے اور اگردورانِ نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑدیناواجب ہے، اگراسی طرح پڑھ لی تو گناہگار ہوں گے۔

سوال: جاندار کی تصویر والالباس پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ نیز نمازی کے سامنے یا پیچھے اگر جاندار کی تصویرآویزاں ہو تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔(نماز کے احکام ،ص258) **(تصویر والی جگہ نماز پڑھنے کی دو صورتوں کی مزید تفصیل پچھلے صفحے پر گزری)**

سوال: سَدَل کسے کہتے ہیں؟ نیز نماز میں سَدَل کرنے کا حکم بیان فرمائیے۔

جواب: سَدَل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں ہاں اگر ایک کنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا(یعنی بل دے دیا) اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سِرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اِس طرح نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔

سوال: نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنا کیسا ہے؟ اور اگر نماز میں صرف آنکھیں اِدھر اُدھر پھیر کر دیکھتا رہا تو نماز کا کیا حکم ہے۔

جواب: نگاہ آسمان کی طرف اُٹھانا، اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا، چاہے پورا منہ پھیرا یا تھوڑا، (یہ نماز کے

مکروہاتِ تحریمہ میں سے ہے) منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر کسی ضرورت کے تحت ہو تو حرج نہیں۔

سوال: نمازی کے سجدے والی جگہ پہ کنکریاں پڑی ہوں تو کیا کرے؟

جواب: دورانِ نماز کنکریاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے۔ ہاں اگر سنت کے مطابق سجدہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔

سوال: کسی آنے والے کو رکعت میں شامل کرنے کے لیے امام رکوع کو تھوڑا طول دے سکتا ہے؟

جواب: کسی آنے والے شناسا کی خاطر (یعنی آو بھگت کیلئے) امام کا نماز کو طول دینا (نماز کے مکروہاتِ تحریمہ میں سے ہے) اگر اس کی نماز پر اعانت (مدد) کے لیے ایک دو تسبیح کی قدر طول دیا تو حرج نہیں۔

امامت کی شرائط

سوال: اِمامت کی شرائط بیان کیجئے؟

جواب: امام کے لئے چھ شرطیں ہیں: (۱) صحیح العقیدہ مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) مَرد ہونا (۵) قراءت صحیح ہونا (۶) معذور نہ ہونا۔

سوال: بچہ اور بچّی کب بالغ ہوتے ہیں؟

جواب: لڑکا بارہ سال اور لڑکی نو برس سے کم عمر تک ہر گز بالغہ و بالغ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں (ہجری سِن کے اِعتبار سے) 15 برس کی کامل عمر میں ضَرور شَرعاً بالغ و بالغِہ ہیں، اگرچِہ آثارِ بُلُوغ (یعنی بالغ ہونے کی علامتیں) کچھ ظاہِر نہ ہوں۔ ان عمروں (لڑکی کیلئے 9 سے 15 اور لڑکے کے لیے 12 سے 15) کے اندر اگر آثار پائے جائیں، یعنی خواہ لڑکے خواہ لڑکی کو سوتے خواہ جاگتے میں اِنزال ہو (یعنی منی نکلے) یا لڑکی کو حَیض آئے یا جِماع سے لڑکا (کسی لڑکی کو) حامِلہ کر دے یا (جِماع کی وجہ سے) لڑکی کو حَمْل رہ جائے تو یقیناً بالغ و بالغِہ ہیں۔ اور

اگر آثار نہ ہوں، مگر وہ خود کہیں کہ ہم بالغ و بالغِہ ہیں اور ظاہِر حال ان کے قول کی تکذیب نہ کرتا (یعنی جھٹلاتا نہ) ہو تو بھی بالغ و بالغِہ سمجھے جائیں گے اور تمام اَحکامِ بُلُوغ کے نِفاذ پائیں گے اور (لڑکے کے) داڑھی مونچھ نکلنا یا لڑکی کے پِستان (چھاتی) میں اُبھار پیدا ہونا کچھ مُعْتَبَر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج19، ص630)

سوال: کیا پاگل یا مجنون یا مجذوب امامت کروا سکتا ہے اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: پاگل یا مجنون یا مجذوب امامت نہیں کروا سکتا کیونکہ امامت کی ایک شرط ہے عاقل ہونا جو کہ اس میں نہیں۔

سوال: تراویح میں نابالغ کو امام بنانا کیسا؟

جواب: نابالغ کے پیچھے بالغین کی تراویح نہیں ہو گی یہی صحیح ہے۔ (بہارِ شریعت ج1، ص692)

مَعذورِ شرعی کے مسائل

سوال: شرعی معذور کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: قَطرہ آنے، پیچھے سے رِیح خارِج ہونے، زَخم بہنے، دُکھتی آنکھ سے بوجہِ مرض آنسو بہنے، کان، یوں ہی بوجہ مرض کان ناف پِستان سے پانی نکلنے، پھوڑے یا ناسُور سے رُطوبت بہنے اور دست آنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کسی کو اس طرح کا مرض مسلسل جاری رہے اور شُروع سے آخِر تک پورا ایک وَقت گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نَمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ شرعاً معذور ہے۔ ایک وُضو سے اُس وَقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ اس کا وُضو اس مرض سے نہیں ٹوٹے گا۔ (نماز کے احکام، ص43)

اِس مسئلے کو مزید آسان لفظوں میں یوں سمجھیے کہ اِس قسم کے مریض اپنے معذورِ شَرعی ہونے نہ ہونے کی جانچ اس طرح کریں کہ عذر شروع ہونے کے بعد کسی فرض نَماز کو وَقت میں پڑھنے کی کوشِش کریں کہ وُضو کر کے طہارت کے ساتھ کم از کم فرض رَکعتیں ادا کی جا سکیں۔ اگر پورے وَقت کے دوران بار بار کوشِش کے باوُجُود اتنی مُہلت نہیں مل پائی کہ کبھی دورانِ وُضو ہی عُذر لاحِق ہو جاتا ہے اور کبھی وُضو مکمّل کر لینے کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے، حتّٰی کہ آخری وقت آ گیا تو اب انہیں

اجازت ہے کہ وُضو کر کے اس وقت کی نَماز ادا کریں نَماز ہو جائے گی۔ اب چاہے دورانِ ادائیگی نَماز ' بیماری کے باعِث نَجاست بدن سے خارج ہی کیوں نہ ہو رہی ہو۔ فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں ": کسی شخص کی نکسیر پھوٹ گئی یا اس کا زخم بہہ نکلا تو وہ آخری وَقت کا انتظار کرے اگر خون منقطع نہ ہو (بلکہ مسلسل یا وقفے وقفے سے جاری رہے) تو وقت نکلنے سے پہلے وُضو کر کے نَماز ادا کرے۔"

(اَلْبَحرُ الرَّائِق، ج1، ص373-374)

سوال: معذور ہو جانے کے بعد اگلے وقتوں میں کتنی بار وہ عذر پایا جائے تو معذور رہے گا نیز ایسا معذور شخص کس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھے گا اور کس صورت میں کھڑے ہو کر؟

جواب: جب عُذر ثابِت ہو گیا تو جب تک نَماز کے ایک پُورے وقت میں ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا۔ مَثَلًا کسی کے زَخم سے سارا وَقت خون بہتا رہا اور اتنی مُہلَت ہی نہ ملی کہ وُضو کر کے فرض ادا کر لے تو معذور ہو گیا۔

اب دوسرے اَوقات میں اِتنا موقع مل جاتا ہے کہ وُضو کر کے نَماز پڑھ لے مگر ایک آدھ دَفعہ زَخم سے خون بہ جاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ ہاں اگر پورا ایک وَقت ایسا گزر گیا کہ ایک بار بھی خون نہ بہا تو معذور نہ رہے گا اور پھر جب کبھی پہلی حالت آئی (یعنی سارا وَقت مسلسل مرض ہوا) تو پھر معذور ہو جائے گا۔ (نماز کے احکام، ص44،43) (نیز ایسے شخص کو نماز پڑھنے کیلئے) اگر کسی ترکیب سے عُذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فَرض ہے، مَثَلًا کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فَرض ہے۔ (بہار شریعت، جلد1، ص387)

سوال: کن صورتوں میں معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اس کی چند صورتیں یہ ہیں: (۱) فرض نَماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عَصر کے وقت وُضو کیا تھا تو سورج غُروب ہوتے ہی وُضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظُہر کا وقت ختم نہ ہو وُضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نَماز کا وقت نہیں

گیا۔ فرض نَماز کا وقت جاتے ہی معذور کا وُضو جاتا رہتا ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہو گا جب معذور کا عُذر دَورانِ وُضو یا بعدِ وُضو ظاہِر ہو ' اگر ایسا نہ ہو اور دوسرا کوئی حَدَث (یعنی وضو توڑنے والا معاملہ) بھی لاحِق نہ ہو تو فرض نَماز کا وقت جانے سے وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۲) معذور کا وُضو اگرچِہ اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے مگر دوسری کوئی چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا مَثَلًا جس کو رِیح خارِج ہونے کا مرض ہے، زَخم بہنے سے اُس کا وُضو ٹوٹ جائے گا۔ اور جس کو زَخم بہنے کا مرض ہے اُس کا رِیح خارِج ہونے سے وُضو جاتا رہے گا۔ (۳) معذور نے کسی حَدَث (یعنی وُضو توڑنے والے عمل) کے بعد وُضو کیا اور وُضو کرتے وَقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وُضو کے بعد وہ عُذر والی چیز پائی گئی تو وُضو ٹوٹ گیا (یہ حکم اِس صورت میں ہو گا جب معذور نے اپنے عُذر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وُضو کیا ہو اگر اپنے عُذر کی وجہ سے وُضو کیا تو بعد وُضو عُذر پائے جانے کی صورت میں وضو نہ ٹوٹے گا۔) مَثَلًا جس کا زَخم بہتا تھا اس کی رِیح خارِج ہوئی اور اُس نے وُضو کیا اور وُضو کرتے وَقت زَخم نہیں بہا اور وُضو کرنے کے بعد بہا تو وُضو ٹوٹ گیا۔ ہاں اگر وُضو کے درمیان بہنا جاری تھا تو نہ گیا۔ (۴) معذور کے ایک نتھنے سے خون آ رہا تھا وُضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وُضو جاتا رہا، یا ایک زَخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانے سے پانی آ رہا تھا اب دوسرے دانے سے آیا وُضو ٹوٹ گیا۔

سوال: اگر معذور کے عذر کی وجہ سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہوں تو انہیں پاک کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: معذور کو ایسا عُذر ہو کہ جس کے سبب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو اگر ایک دِرہَم سے زیادہ ناپاک ہو گئے اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نَماز پڑھ لوں گا تو پاک کر کے نَماز پڑھنا فَرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نَماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا تو اب دھونا ضَروری نہیں۔ اِسی سے پڑھے اگرچِہ مُصلّٰی بھی آلُودہ ہو جائے تب بھی اس کی نَماز ہو جائے گی۔

(معذور کے وضو کے تفصیلی مسائل فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد4 صَفْحہ367 تا375، اور بہارِ شریعت، جلد1، صَفْحہ385 تا387 سے معلوم کر لیجئے۔)

مسائلِ نمازِ جُمُعَہ

سوال: نمازِ جمعہ کا حکم اور جمعہ قائم کرنے کی شرائط بیان کیجیے۔

جواب: جمعہ فرضِ عَین ہے اور اس کی فرضیّت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔

جمعہ قائم کرنے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو تو ہوگا ہی نہیں۔

(۱) مصر (یعنی شہر) یا فنائے مصر ہو **(۲)** سلطانِ اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا ہو **(۳)** وقتِ ظہر ہو **(۴)** خطبہ **(۵)** جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد ہوں **(۶)** اذنِ عام ہو۔

(بہار شریعت، ج1، ص762)

سوال: جمعہ کی ایک ''شرط اذنِ عام ہونا'' بھی ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اذنِ عام یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو، اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہوگئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا، نہ ہوا۔ (بہار شریعت، ج1، ص770)

سوال: جمعہ کی شرائط میں ''وقتِ ظہر'' سے کیا مراد ہے؟ نیز خطبۂ جمعہ کی شرائط بیان کیجیے۔

جواب: یعنی وقتِ ظہر میں (جمعہ کی) نماز پوری ہو جائے تو اگر اثنائے نماز (یعنی دوران) میں اگرچہ تشہُّد (مکمل پڑھ لینے) کے بعد عصر کا وقت آگیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔ (بہار شریعت، ج1، ص766)

خطبۂ جمعہ میں چار شرطیں ہیں: (۱) وقت میں ہو (۲) نماز سے پہلے (۳) ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لئے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد اور (۴) اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں۔

(بہار شریعت، ج1، ص766)

سوال: کیا خطبہ عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں بھی دیا جاسکتا ہے؟

جواب: غیرِ عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان میں خطبہ خلط کرنا (ملا کر پڑھنا) خلافِ سنتِ متوارثہ (یعنی زمانۂ رسالت سے اب تک چلی آنے والی سنت کے خلاف کرنا) ہے۔

(بہار شریعت، ج1، ص769)

سوال: ادائیگی جمعہ فرض ہونے کی شرائط بیان کیجئے؟

جواب: جمعہ کی ادائیگی فرض ہونے کی گیارہ شرائط ہیں: (۱) شہر میں مقیم ہونا (۲) صحّت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں **مریض** سے مراد وہ ہے کہ مسجدِ جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا۔ شیخِ فانی مریض کے حکم میں ہے۔ (۳) آزاد ہونا، غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے (۴) مرد ہونا (۵) بالغ ہونا (۶) عاقل ہونا (۷) انکھیارا ہونا (اندھا نہ ہو) (۸) چلنے پر قادر ہونا (۹) قید میں نہ ہونا (۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا (۱۱) مینہ یا آندھی یا اَولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اِس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔ (نماز کے احکام، ص425)

سوال: اگر نابینا کو مسجد تک لے جانے والا ہو تو کیا اس پر جمعہ واجب ہو گا؟

جواب: بہار شریعت میں ہے "یک چشم (جس کی ایک آنکھ صحیح ہو) اور جس کی نگاہ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔ یوہیں جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت باوضو ہو اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نابینا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلّف نہ جاسکتا ہو اگرچہ مسجد تک کوئی لے جانے والا ہو، اُجرتِ مثل پر لے جائے یا بلا اُجرت اس پر جمعہ فرض نہیں۔ بعض نابینا بلا تکلّف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بلا پُوچھے جاسکتے ہیں ان پر جمعہ فرض ہے۔ (بہار شریعت، ج1، ص772-771)

سوال: جس پر کسی عذر کی وجہ سے جمعہ فرض نہیں یا جمعہ کی جماعت نہ ملی ہو تو وہ کونسی نماز پڑھیں گے؟

جواب: جس پر کسی عذر کی وجہ سے جمعہ فرض نہیں یا جمعہ کی جماعت نہ ملی ہو تو وہ ظہر کی نماز پڑھیں گے۔ بہار شریعت میں ہے: مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے، خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں۔ یوہیں جنھیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان واقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں، جماعت ان کے لیے بھی ممنوع ہے۔ (بہار شریعت، ج1، ص774)

مسائلِ نمازِ عیدین

سوال: عیدین کی نماز کس کس پر پڑھنا واجب ہے؟ نیز اِن نمازوں کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے؟

جواب: نماز کے احکام صفحہ 440 پر ہے کہ عیدین (یعنی عید الفطر اور بقر عید) کی نماز واجب ہے۔ مگر سب پر نہیں صرف اُن پر جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے۔ نیز اِن دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے (یعنی طلوع آفتاب کے 20 منٹ کے بعد) سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے، مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور عید اضحی میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے۔ (نماز کے احکام، ص 441)

سوال: کیا عیدین کی نماز کیلئے بھی کچھ شرائط ہیں؟ نیز اس میں خطبہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: عیدین کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کی ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ کا خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ جمعہ کا خطبہ قبل از نماز ہے اور عیدین کا بعد از نماز۔ (نماز کے احکام، ص 441)

سوال: نمازِ عید پڑھنے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: پہلے اس طرح نیت کیجئے: "میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز عید الفطر (یا عید الاضحیٰ) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عزوجل کے، پیچھے اِس امام کے" پھر ہاتھ کانوں تک اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثناء پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں۔ پھر امام تعوّذ اور تسمیہ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ جہر (یعنی بلند آواز) کے ساتھ پڑھے، پھر رکوع کرے۔ دوسری رکعت میں پہلے الحمد شریف اور سورۃ جہر (یعنی بلند آواز) کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے

اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رکوع میں جایئے اور قاعدے کے مطابق نماز مکمل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کی مقدار چُپ کھڑا رہنا ہے۔ (نماز کے احکام، ص 440)

سوال: اگر کسی کو عید کی نماز ادھوری ملی تو وہ کس طرح پڑھے؟

جواب: پہلی رکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اسی وقت (تکبیر تحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے، اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھا لیا تو باقی ساقط ہو گئیں (یعنی بقیہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بقیہ) پڑھے اس وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا، اس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اس وقت کہے۔ دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فبہا (یعنی تو بہتر) ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (نماز کے احکام، ص 443)

سوال: اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی تو کیا کرے؟

جواب: امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ شامل ہی نہ ہوا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (بغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔ (نماز کے احکام، ص 443)

اِقتداء کی شرائط

سوال: نماز کی جماعت میں مُقتدیوں کے لئے کتنی اور کونسی شرائط ہیں؟

جواب: نماز کی جماعت میں مُقتدیوں کے لئے 13 شرائط ہیں:

(1) نیّتِ اقتداء: یعنی امام کی اقتداء کی نیت کرنا۔

(2) نیّتِ اقتداء کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا: یعنی نیت کرتے ہی تکبیر تحریمہ کہہ لی جائے یا تکبیر تحریمہ سے پہلے نیت کی ہو پھر تکبیر تحریمہ کہی، بشرطیکہ پہلے نیت ہونے کی صورت میں کوئی اَجنبی کام نیّت و تحریمہ میں جدائی ڈالنے والا نہ ہو یعنی ایسا نہ ہو کہ نیت کرلی پھر کوئی اور کام مثلاً کھانا کھالیا اور اب دوبارہ نئی نیت نہیں کی بلکہ اُسی نیت پر تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کردی ایسی صورت میں اقتداء درست نہیں ہوگی۔

(3) اِمام و مُقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا: (یعنی) امام یا مقتدی میں سے کوئی ایک سوار ہو تو دوسرا پیدل نہ ہو۔ (اور) دونوں کے درمیان اتنا چوڑا راستہ نہ ہو کہ جس میں ایک بیل گاڑی گزر سکے۔

(4) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نمازِ مقتدی کو متضمن ہو: یعنی اگر امام نفل پڑھ رہا ہے اور مقتدی بھی نفل تو ایک ہی نماز ہوگی اگر امام نفل پڑھ رہا ہے اور مقتدی فرض تو اقتداء درست نہیں ہوگی۔ ہاں اگر امام کی نماز مقتدی کی نماز کو اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہو تو اقتداء درست ہوگی جیسے امام فرض پڑھ رہا ہو اور مقتدی نفل کی نیت کرلے تو اقتداء درست ہو جائے گی۔

(5) اِمام کی نَماز کا مذہبِ مُقتدی پر صحیح ہونا اور (6) امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا: یعنی امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو تو جب بھی اقتداء صحیح نہ ہوئی مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہہ گیا جس سے حنفیّہ کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے اور بغیر وضو کئے امامت کی حنفی اس کی اقتداء نہیں کرسکتا اگر کرے گا نماز باطل ہوگی اور اگر امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتداء صحیح ہے جب کہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل چھونے کے بعد بغیر وضو کئے بھول کر امامت کی حنفی اس کی اقتداء کرسکتا ہے اگرچہ اس

کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقعہ ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔

(7) شرائط کی موجودگی میں عورت کا محاذی (برابر) نہ ہونا: یعنی عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا، اس وقت مرد کے لیے مانع اقتدا ہے جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ مرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔

(8) مقتدی کا امام سے مقدّم (یعنی آگے) نہ ہونا: یعنی اگر امام کے برابر کھڑے ہوں تو یہ ضروری ہے کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا گِٹا (ایڑی) امام کے گِٹے سے آگے نہ ہو، سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں۔

(9) امام کے انتقالات کا علم ہونا: یعنی امام اِس وقت رکوع میں ہے یا سجدہ میں اس کا علم ہونا ضروری ہے خواہ یہ علم امام کی آواز سن کر ہو یا مُکَبِّر کی آواز سے۔

(10) اِمام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو: یعنی امام اگرچہ مسافر ہی کیوں نہ ہو اُس کی اقتداء درست ہو جائے گی جبکہ اُس امام کا مسافر یا مقیم ہونے کا علم ہو۔

(یہ حقیقۃً صحت اقتدا کی شرط نہیں بلکہ حکمِ صحّتِ اقتدا کے لیے شرط ہے ولہٰذا بعدِ نماز اگر حال معلوم ہو جائے نماز صحیح ہوگئی۔)

(11) ارکان کی ادا میں شریک ہونا: یعنی جب امام قیام کرے تو مقتدی بھی قیام میں ہو، اس کے بعد رکوع سجود وغیرہ میں شامل رہے۔ امام سے پہلے رکوع و سجود وغیرہ ارکان اَدا نہ کرے۔

(12) اَرکان کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو یا کم: یعنی اگر مقتدی رکوع و سجود پر قادر ہے تو امام بھی رکوع و سجود پر قادر ہو، اگر امام رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو تو اس کے پیچھے اس کی نماز نہیں ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہے ہاں اگر مقتدی بھی رکوع و سجود سے عاجز ہے تو ہو جائے گی۔

(13) یونہی شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا: یعنی نماز کی شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا مثلاً مقتدی کا ستر چھپا ہو اور امام کا ستر کھلا ہو تو ستر چھپانے والے مقتدی کی نماز نہ ہوگی۔

(بہار شریعت، ج1، ص562 تا 567، ماخوذاً)

مسائلِ شرعی مسافر

سوال: شرعی مسافر کسے کہتے ہیں؟ نیز اس پر شرعی احکامات سفر شروع کرتے ہی نافذ ہو جائیں گے؟

جواب: شرعاً مسافر وہ شَخص ہے جو ساڑھے 57 میل (تقریباً 92 کلومیٹر) کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ اقامت مثلاً شہر یا گاؤں سے باہر ہو گیا۔ (اور یہ) مَحض نیّتِ سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مُسافِر کا حکم اُس وقت ہے کہ بستی کی آبادی سے باہرِ ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شَہر سے مُتَّصِل (مُت۔تَ۔صِل) ہے اس سے بھی باہر آ جائے۔ (نماز کے احکام، ص 301)

نیز مُسافِر اُس وقت تک مسافِر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے 15 دن ٹھہرنے کی نیّت کر لے یہ اُس وقت ہے جب پورے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) چل چکا ہو اگر تین منزِل (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) پہنچنے سے پیشتر واپَسی کا ارادہ کر لیا تو مسافِر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔ (نماز کے احکام، ص 305)

سوال: مسافر پر نماز میں قصر کرنے کا کیا حکم ہے اور اگر اس نے نماز میں قصر نہ کی بلکہ چار فرض مکمل ادا کر لئے، اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: مُسافِر پر واجِب ہے کہ نَماز میں قَصر (قَص۔رْ) کرے یعنی چار رَکعَت والے فرض کو دو پڑھے اِس کے حق میں دو ہی رَکعتیں پوری نَماز ہے اور قَصدًا چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رَکعتیں نَفل ہو گئیں مگر گناہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے کہ واجِب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے اور دو رَکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نَماز نَفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رَکعت کا سَجدہ کرنے سے پیشتر اِقامت کی نیّت کر لی تو فرض باطِل نہ ہوں گے مگر قیام و رُکوع کا اِعادہ کرنا ہو گا اور تیسری کے سَجدہ میں نیّت کی تو اب فرض جاتے رہے یونہی اگر پہلی دونوں یا ایک میں قِراءَت نہ کی نَماز فاسِد ہو گئی۔ (نماز کے احکام، ص 313)

سوال: مسافر نے قصر کے بجائے چار رَکعت فرض کی نیّت باندھ لی مگر یاد آنے پر دو رکعت پر ہی سلام پھیر دیا تو کیا ایسی نماز ہو جائے گی؟

جواب: مسافر نے قصر کے بجائے چار رَکعَت فرض کی نیّت باندھ لی پھر یاد آنے پر دو پر سلام پھیر دیا تو نَماز ہو جائے گی۔ اِسی طرح مُقیم نے چار رَکعَت فرض کی جگہ دو رَکعَت فرض کی نیّت کی اور چار پر سلام پھیرا تو اُس کی بھی نَماز ہو گئی۔ فُقَہائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ تعالٰی فرماتے ہیں: نیّتِ نَماز میں تعدادِ رَکعات کی تَعیِین (تَع۔یِین) یعنی تقرُّر کرنا ضَروری نہیں کیونکہ یہ ضِمناً حاصِل ہے۔ نیّت میں تعداد مُعیّن کرنے میں خطا نقصان دِہ نہیں۔ (نماز کے احکام، ص 313)

سوال: جو نماز سفر میں قضا ہوئی اس کو حالتِ اقامت میں (یعنی سفر ختم ہونے کے بعد) پڑھے تو قصر کرنی ہو گی یا پوری پڑھیں گے؟ اور یونہی بر عکس کہ حالتِ اقامت کی قضا نماز کو سفر میں ادا کرے تو کس طرح پڑھے گا؟

جواب: حالتِ اقامت میں ہونے والی قضا نَمازیں سفر میں بھی پوری پڑھنی ہوں گی اور سفر میں قضا ہونے والی قَصر نَمازیں مُقیم ہونے کے بعد بھی قَصر ہی پڑھی جائیں گی۔ (نماز کے احکام، ص 318)

سوال: وطنِ اصلی و وطنِ اقامت کسے کہتے ہیں نیز وطنِ اقامت کس طرح ختم ہو جاتا ہے؟

جواب: وَطن کی دو قسمیں ہیں: (۱) **وطنِ اصلی:** یعنی وہ جگہ جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سُکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔

(۲) **وطنِ اِقامت:** یعنی وہ جگہ کہ مُسافِر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔

نیز (ایک) وطنِ اِقامت دوسرے وطنِ اِقامت کو باطِل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مسافتِ سفر ہو یا نہ ہو۔ یُونہی وطنِ اِقامت وطنِ اصلی اور سفر سے باطِل ہو جاتا ہے۔

(نماز کے احکام، ص 303-304)

مسائلِ نمازِ جنازہ

سوال: نمازِ جنازہ فرضِ عین ہے یا فرضِ کفایہ؟ اگر "فرضِ کفایہ" ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ نیز غائبانہ نمازِ جنازہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کرلے تو سب بَرِیُّ الذِّمَّہ ہوگئے، ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے۔ اس کے لیے جماعت شرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے فرض ادا ہوگیا۔ اسکی فَرضِیّت کا اِنکار کُفر ہے۔ (نماز کے احکام، ص381)

نیز میّت کا سامنے ہونا ضروری ہے، غَائِبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہوسکتی۔ (نماز کے احکام، ص385)

سوال: نمازِ جنازہ میں نَمازی کیلئے کون کونسی شرائط ہیں؟

جواب: مُصَلّی (نَمازی) کے لحاظ سے تو وُہی شرطیں ہیں جو مُطلَق نَماز کی ہیں یعنی **(۱)** (طہارت) مُصَلّی کا نجاستِ **حُکمِیّہ** و **حَقِیقِیّہ** سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا۔ **(۲)** سترِ عورت۔ **(۳)** قِبلہ کو مُنہ ہونا۔ **(۴)** نیّت۔ اس میں **وقت** شرط نہیں اور **تکبیرِ تحریمہ** (نمازِ جنازہ کا) رُکن ہے شرط نہیں۔ (بہار شریعت، ج1، ص825)

سوال: نمازِ جنازہ میں میّت سے مُتعلّق کتنی اور کونسی شرائط ہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ میں میّت سے تعلُّق رکھنے والی چند شرطیں ہیں:

(۱) میّت کا مسلمان ہونا: میّت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا، تو اگر مردہ پیدا ہوا بلکہ اگر نصف سے کم باہر نکلا اس وقت زندہ تھا اور اکثر باہر نکلنے سے پیشتر مر گیا تو اُس کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۲) میّت کے بدن و کفن کا پاک ہونا: بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اُسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو اور کفن پہنانے سے پیشتر اُسکے بدن سے نجاست نکلی تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن

پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو حرج نہیں۔

(۳) جنازہ کا وہاں موجود ہونا: یعنی کُل یا اکثر یا نصف مع سر کے موجود ہونا لہٰذا غائب کی نماز نہیں ہوسکتی۔

(۴) جنازہ زمین پر رکھا ہونا: یا ہاتھ پر ہو مگر قریب ہو، اگر جانور وغیرہ پر لدا ہو نماز نہ ہوگی۔

(۵) جنازہ مصلّی کے آگے قبلہ کو ہونا: اگر مصلّی کے پیچھے ہوگا نماز صحیح نہ ہوگی۔ اگر جنازہ اُلٹا رکھا یعنی امام کے دہنے میّت کا قدم ہو تو نماز ہو جائے گی، مگر قصداً ایسا کیا تو گنہگار ہوئے۔

(۶) میّت کا وہ حصہ بدن جس کا چھپانا فرض ہے چُھپا ہونا۔

(۷) میّت امام کے محاذی ہو: یعنی اگر ایک میّت ہے تو اُس کا کوئی حصہ بدن امام کے محاذی ہو اور چند ہوں تو کسی ایک کا حصہ بدن امام کے محاذی ہونا کافی ہے۔ (بہار شریعت، ج1، ص826-828)

سوال: نمازِ جنازہ کے کتنے ارکان اور کتنی سنّتیں ہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ کے دو رکن ہیں: (۱) چار بار **اَللہُ اَکبَر** کہنا (۲) قیام۔

اس میں تین سنّتِ مؤکدہ ہیں: (۱) ثناء (۲) درود شریف (۳) میّت کیلئے دعا۔

سوال: نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ ارشاد فرمائیے۔

جواب: (پہلے) مُقتدی اِس طرح نیّت کرے: **"میں نیّت کرتا ہوں اِس جنازہ کی نَماز کی، واسطے اللہ عزوجل کے، دُعا اِس میّت کیلئے، پیچھے اِس امام کے"** اب امام و مُقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور "اَللہُ اَکبَر" کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور **ثَناء** پڑھیں۔ اس میں "وَتَعَالٰی جَدُّكَ" کے بعد "وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَاۤ اِلٰهَ غَيْرُكَ" پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے "اَللہُ اَکبَر" کہیں، پھر دُرُودِ ابراہیم پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے "اَللہُ اَکبَر" کہیں اور دُعا پڑھیں (امام تکبیریں بُلند آواز سے کہے اور مُقتدی آہستہ۔ باقی تمام اَذکار امام و مُقتدی سب آہستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر "اَللہُ اَکبَر" کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ (نماز کے احکام، ص382)

سوال: کسی کو جنازے کی اَدھوری جماعت ملی تو بقیہ کس طرح پوری کرے؟

جواب: مَسبوق (یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ) اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اَندیشہ ہو کہ دُعا وغیرہ پڑھے گا تو پوری کرنے سے قَبل لوگ جنازے کو کندھے تک اُٹھا لیں گے تو صِرف تکبیریں کہہ لے (جنازہ کی) دُعا وغیرہ چھوڑ دے۔ چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہیں پھیرا شامِل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار "اَللہُ اَکْبَر" کہے۔ پھر سلام پھیر دے۔ (نماز کے احکام، ص387)

سوال: جوتا (چپل) پہن کر نمازِ جنازہ پڑھی تو کس چیز کی احتیاط کرنا ضروری ہے؟

جواب: جوتا پہن کر اگر نمازِ جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضَروری ہے، اگر جوتا اُتار کر اُس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضَروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن ایک سوال کے جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں: "اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، احتیاط یہی ہے کہ جوتا اُتار کر اُس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔" (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ج9، ص188) (نماز کے احکام، ص385)

سوال: کیا مکروہ وقت میں نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جنازہ اگر اوقاتِ مَمْنُوعَہ (یعنی کسی مکرُوہ وقت) میں لایا گیا تو اُسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں، کراہت اُس صورت میں ہے کہ پیشتر (پہلے) سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقتِ کراہت آگیا۔ (بہار شریعت، ج1، ص454)

سوال: اگر کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟ نیز اس صورت میں امام کے سامنے جَنازوں کو رکھنے کی ترتیب کیا ہو گی؟

جواب: چند جنازے ایک ساتھ بھی پڑھے جا سکتے ہیں، اس میں اِختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں

یعنی سب کا سینہ امام کے سامنے ہو یا قِطار بند۔ یعنی ایک کے پاؤں کی سیدھ میں دوسرے کا سرہانا اور دوسرے کے پاؤں کی سیدھ میں تیسرے کا سرہانا وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اسی پر قیاس کیجئے)۔ (نماز کے احکام، ص386)

مسائلِ اَذان واِقامت

سوال: مسجدِ محلّہ کی جَماعتِ اُولیٰ کے لئے اَذان واِقامت کہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: پانچوں فرض نمازیں ان میں جُمُعَہ بھی شامل ہے جب جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو اِن کیلئے اَذان سُنّتِ مُؤَکَّدہ ہے اور اس کا حکم مثلِ واجِب ہے کہ اَذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گناہ گار ہونگے۔ (نماز کے احکام، ص147) اِقامت، اَذان سے بھی زِیادہ تاکیدی سُنّت ہے۔ (نماز کے احکام، ص153)

سوال: کیا اِشراق وچاشت کیلئے بھی اَذان ہو گی؟

جواب: فرائض کے سِوا باقی نمازوں مثلاً وِتر، جَنازہ، عِیدَین، نَذر، سُنَن، تَراوِیح، اِستِسقاء، چاشت، کُسُوف، خُسُوف اور نَوافِل میں اَذان نہیں۔ (بہار شریعت، ج1، ص465)

سوال: اگر بے وضو نے اذان دی تو کیا حکم ہے؟

جواب: بے وضو کی اذان صحیح ہے مگر بے وضو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔ (نماز کے احکام، ص149)

سوال: نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان کہہ دی تو کیا اذان ہو جائیگی؟

جواب: اذان اگر وقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شروع کی اور دورانِ اذان وقت آگیا۔ دونوں صورتوں میں اذان دوبارہ کہنی ہو گی۔ (نماز کے احکام، ص148)

مسائلِ سجدۂ تلاوت

سوال: سجدۂ تلاوت کب کیا جاتا ہے؟ نیز اس کا طریقہ بیان فرمائیے۔

جواب: آیتِ سجدہ پڑھنے یا سُننے سے سجدۂ تِلاوَت واجِب ہو جاتا ہے، پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اِتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود سُن سکے، سُننے والے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ بالقَصد سُنی ہو، بِلاقَصد سُننے سے بھی سَجدہ واجِب ہو جاتا ہے۔ (نماز کے احکام، ص282) (اس کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو) کھڑا ہو کر اَللہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدہ

میں جائے اور تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ سجدہ سے پہلے اور بعد اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا سنّت اور دونوں بار کھڑا ہونا مستحب ہے۔ سجدۂ تلاوت کیلئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اُٹھانا ہے نہ اس میں تَشَہُّد ہے نہ سلام۔ (نماز کے احکام، ص285)

سوال: آیتِ سجدہ پڑھی یا سُنی تو کتنی دیر گزرنے کے بعد سجدہ کرے؟ نیز تاخیر کا حکم بھی بتایئے۔

جواب: سجدۂ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے اگر تاخیر کی یعنی تین آیات سے زیادہ پڑھ لیا تو گناہگار ہو گا اور جب تک نماز میں ہے یا سلام پھیرنے کے بعد نماز کے منافی فعل نہیں کیا تو سجدۂ تلاوت کر کے سجدۂ سہو بجالائے۔ (نماز کے احکام، ص284) آیتِ سجدہ بیرونِ نَماز پڑھی (یا پھر سُنی) تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں البتّہ وُضو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے۔ (نماز کے احکام، ص283)

نماز میں لقمہ کے مسائل

سوال: لقمہ دینے کا شرعی حکم بیان کیجیے۔

جواب: امام جب ایسی غلطی کرے جو مُوجبِ فسادِ نماز ہو (وہ غلطی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہو) تو اس کا بتانا اور اصلاح کرانا ہر مقتدی پر **فرضِ کفایہ** ہے ان میں سے جو بتادے گا سب پر سے فرض اتر جائے گا اور کوئی نہ بتائے گا تو جتنے جاننے والے تھے سب مرتکبِ حرام ہوں گے اور سب کی نماز باطل ہو جائے گی، کیونکہ غلطی جب مفسد نماز ہو تو اس کی اصلاح کرنے کے بجائے خاموش رہنا نماز کو باطل کر دے گا اور اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان: وَلَاتُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ "اپنے اعمال باطل نہ کرو۔" کی وجہ سے کہ نماز باطل کر دینا حرام ہے۔

نوٹ: ایک کا بتانا سب پر سے فرض اُس وقت ساقط کریگا کہ امام مان لے اور کام چل جائے ورنہ اوروں پر بھی بتانا فرض ہو گا یہاں تک کہ حاجت پوری اور امام کو وثوق (اعتماد) حاصل ہو جائے، بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک کے بتائے سے امام کا اپنی غلط یاد پر اعتماد نہیں جاتا اور وہ اس کی تصحیح کو نہیں مانتا اور اس کا محتاج ہوتا ہے کہ متعدد شہادتیں اس کی غلطی پر گزریں تو یہاں فرض ہو گا کہ دوسرا بھی بتائے اور اب بھی امام رجوع نہ کرے تو تیسرا بھی تائید کرے یہاں تک کہ امام صحیح کی طرف واپس آجائے۔

اگر غلطی ایسی ہے جس سے واجب ترک ہو کر نماز مکروہِ تحریمی ہو تو اس کا بتانا ہر مقتدی پر **واجبِ کفایہ** ہو گا اور اگر ایک بتادے گا اور اس کے بتانے سے کارروائی ہو جائے تو سب پر سے واجب اُتر جائے گا ورنہ سب گنہگار رہیں گے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل، ص15) (قراءتِ قرآن مجید میں) اگر غلطی ایسی ہو کہ جس سے نہ فسادِ نماز ہوتا ہو نہ ترکِ واجب، جب بھی ہر مقتدی کو مطلقاً بتانے کی اجازت ہے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل، ص26)

سوال: نماز میں لُقمہ دینے کی تعریف اور اس کے جائز ہونے کی وجہ بیان کیجیے۔

جواب: اصل میں لُقمہ دینا مقتدی کی طرف سے امام کو کچھ سِکھانا اور امام کا مقتدی سے سیکھنا ہے۔ حالتِ نماز سیکھنے اور سیکھانے کا موقع نہیں بلکہ یہ امور نماز کے فاسد ہو جانے کا باعث ہیں مگر ضرورت کی جگہ پر یا اُن مقامات پر جہاں لقمہ دینے کے بارے میں نص وارد ہے شریعت نے اس کی اجازت دی اور ضرورت اور نص میں بیان کردہ جگہ کی حد تک نماز میں لقمہ دینے اور لینے والے پر سے نماز ٹوٹنے کا حکم معاف رکھا، لیکن جہاں کہیں بے محل (یعنی جہاں اجازت نہیں تھی وہاں) لقمہ دیا گیا تو نماز ٹوٹنے کا اصل حکم لوٹ آئیگا۔ مثلاً جب امام کو واپس آنے کی اجازت نہ ہو تو ایسے موقع پر لقمہ دینا بے محل ہے اور کسی نے لُقمہ دیا تو اس کی نماز گئی (یعنی ٹوٹ جائے گی۔)

نوٹ: کہاں غلطی مفسدِ نماز ہے اور کہاں نہیں اس کا معلوم پڑنا اور وہ بھی نماز کی حالت میں ہر ایک کا کام نہیں، لہٰذا جہاں فساد معنیٰ کا شبہ ہو وہاں اپنے طور پر کوئی فیصلہ کرنے کے بجائے جیّد علماء سے رجوع کیا جائے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل، ص26)

سوال: کیا بچہ بھی لقمہ دے سکتا ہے؟

جواب: (جی ہاں) بالغ مقتدیوں کی طرح تمیز دار بچہ بھی لقمہ دے سکتا ہے۔ جبکہ نماز آتی ہو۔ (یعنی جو ضروری مسائل سے آگاہ ہو) (نماز میں لقمہ کے مسائل، ص18)

سوال: لُقمہ کے الفاظ کہتے وقت کیا نیّت ہونی چاہیے؟

جواب: جو شخص بھی لقمہ دے اس کو چاہیے کہ لقمہ دیتے وقت وہ قراءت کی نیت نہ کرے بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے، کیونکہ قراءت سے مقتدی کو منع کیا گیا ہے جبکہ لقمہ دینا اسے منع نہیں۔ (لہٰذا جو منع ہے اس کی نیت نہ کرے)۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل، ص19)

سوال: کتنی بار غلط لُقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: جہاں لقمہ نہیں دینا تھا وہاں ایک ہی دفعہ لقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جائے گی نماز ٹوٹنے کے لئے لقمہ کی تکرار شرط نہیں۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل، ص24)

سوال: اگر غلطی پر امام سوچنے لگ جائے تو لقمہ دینے میں کتنا انتظار کرنا چاہیے؟

جواب: امام غلطی کر کے خود مُتَنَبِّہ (باخبر) ہو گیا اور یاد نہیں آتا، یاد کرنے کے لئے رکا، اگر تین بار سُبْحَانَ اللہ کہنے کی مقدار رکے گا تو نماز مکروہِ تحریمی ہو جائے گی اور سجدۂ سہو واجب ہو گا، تو اس صورت میں جب اسے رکا دیکھیں، مقتدیوں پر بتانا واجب ہو گا کہ خاموشی قدرِ ناجائز تک نہ پہنچے۔ یعنی امام کو تین مرتبہ سُبْحَانَ اللہ کی مقدار خاموش رہنے کا موقع نہ دیا جائے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل، ص16)

سوال: کِن الفاظ سے لقمہ دینا چاہیے؟

جواب: مختلف حالتوں میں مختلف طرح لقمہ دیا جا سکتا ہے: **(۱)** جب امام قرآن بھولے تو جو بھولا ہے وہ بتائے، بہتر یہ ہے کہ جہاں سے بھولا ہے اس کے پیچھے کی آیت بتائے پھر وہ آیت جو یہ بھولا ہے۔ **(۲)** اگر امام سورۃ میں سے کچھ پڑھتے پڑھتے بھول گیا آگے یاد نہیں آتا تو یہ بھی جائز ہے کہ کسی اور سورۃ کا لقمہ دے دیا جائے۔ **(۳)** جب انتقالِ رکن یعنی ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف آنے میں سہو ہو تو بہتر یہ ہے کہ تسبیح (سُبْحَانَ اللہ) کے ذریعے لقمہ دے تکبیر (اللہُ اکبر) کہی تو یہ بھی جائز ہے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل، ص30)

سوال: اگر دُعائے قنوت پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ دعائے قنوت پڑھنے کے لئے رکوع سے پلٹے بلکہ حکم ہے کہ وہ نماز پوری کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے پھر اگر خود ہی یاد آجائے اور رکوع سے پلٹ کر دعائے قنوت پڑھے تو صحیح یہ ہے کہ گناہ گار ہوا مگر نماز فاسد نہ ہوئی۔

(نماز میں لقمہ کے مسائل، ص33)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست

(اجراء: جمادی الاولیٰ 1437 مطابق اخیر فروری 2016)